# مکتوب از صالحہ ایمان

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

# مکتوب از
# صالحہ ایمان

دوسری قسط

پہلی ملاقات

یہ منظر ایک سکول کا تھا۔بلند و بالا عمارت اپنی پوری شان وشوکت کے ساتھ کھڑی تھی۔پوری عمارت سفید رنگ وروغن سے مزین تھی۔سکول کا وسیع وعریض گراؤنڈ اس وقت بچوں سے بھرا تھا غالباً بریک ٹائم تھا۔

بچے یہاں سے وہاں بھاگ رہے تھے۔کچھ دوست گروپ بنا کر ایک بنچ پر بیٹھے لنچ کر رہے تھے۔کچھ ہنس بول رہے تھے۔کچھ کھیل کھیلنے میں مصروف تھے۔

اساتذہ کرام اسٹاف روم میں بیٹھے تھے۔کچھ خوش گپیوں میں مصروف،کچھ اگلے لیکچر کی تیاری میں اور کچھ اپنے اپنے موبائل فونز میں سر دیے بیٹھے تھے۔

واپس گراؤنڈ میں آؤ تو اس کے دو حصے تھے۔ایک حصہ چھوٹے بچوں کے لیے تھا جہاں ان کے لیے طرح طرح کے جھولے لگائے گئے تھے۔اور دوسرا حصہ بڑے طالب علموں کے لیے تھا جہاں کوئی جھولا نہیں تھا۔بس فاصلے فاصلے پر بنچ بنے تھے ۔

بچوں کے گراؤنڈ میں دیکھو تو وہاں چار لڑکوں کا ایک گروپ تھا جو ایک لڑکے کو بُلی(bully) کر رہے تھے ۔ چاروں لڑکے اپنے قد کاٹھ میں اس لڑکے سے بڑے تھے۔وہ اس وقت اس لڑکے کے گرد دائرہ بنا کے کھڑے تھے۔ چھوٹے لڑکے کے چہرے پر خوف واضح تھا۔ماتھے پر بکھرے بال (جنھیں کٹنگ کی شدید ضرورت تھی )،ہیزل کلر کی آنکھیں ، صاف ستھری رنگت ، وہ لڑکا بلاشبہ خوبصورت تھا۔اس نے اپنے ہاتھوں میں ایک کاغذ کو مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔

"دیکھو آرام سے کہہ رہا ہوں یہ لیٹر ہمیں دے دو ورنہ بہت برا سلوک کریں گے"۔

www.novelsclubb.com

اب چاروں میں سے ایک لڑکا بولا۔اس کا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا۔اس نے دوبارہ کاغذ پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو چھوٹے لڑکے نے ہاتھ پیچھے باندھ لیے اور کاغذ کو اور مضبوطی سے پکڑ لیا۔اس پر بڑے لڑکے کو اور غصہ آیا۔اس نے چھوٹے لڑکے کے کندھے پر زور سے ہاتھ مارا تو وہ لڑکھڑا کر گر گیا۔ گرنے سے اس کے بائیں ہاتھ پر ہلکی سی خراش آئی۔اس کے منہ سے "سسس" کی آواز نکلی۔ وہ واپس سے وار کرنا چاہتا تھا لیکن وہ لڑکا اس سے عمر اور طاقت دونوں میں بڑا تھا لہذا ضبط کر گیا۔

"میں...یہ...لیٹر..صرف..پرنسپل..کو...دوں...گا۔وہ دبا دبا سا غرایا۔وہ بھی ہار ماننے والوں میں سے نہیں تھا۔

"تمہیں ہمارے خلاف شکایت لگا کر کیا ملے گا؟ تم بچے ہو تمہاری بات کا کون یقین کرے گا۔ تمہارے پاس کوئی ثبوت بھی نہیں ہے۔اور یہ لیٹر (آنکھوں سے اس کے ہاتھ میں پکڑے کاغذ کی طرف اشارہ کیا) ہوں۔۔۔یہ تو میں تم سے لے کر رہوں گا چاہے جو بھی کرنا پڑے۔"

انگلی کے اشارے سے اسے تنبیہہ کرتا آگے بڑھ گیا۔اس کے پیچھے باقی تینوں بھی چلے گئے۔

ہیزل آنکھوں والے نے گہری سانس لی اور اٹھ کھڑا ہوا۔اپنے ہاتھ پاؤں جھاڑے، یونیفارم درست کیا اور وہ پیپر فالڈ کر کے جیب میں ڈالا۔

"اتنی بزدلی بھی اچھی نہیں ہوتی۔" اس نے اپنے عقب میں ایک لڑکی کی آواز سنی تو آہستہ سے مڑا۔ سامنے ایک لڑکی کھڑی تھی۔ آنکھوں پر چشمہ لگائے، بالوں کو فرنچ چوٹی میں باندھے، بازوؤں کو سینے پر لپیٹے وہ آنکھوں کو چھوٹا کر کے اسے دیکھ رہی تھی۔ لڑکے نے آگے پیچھے چہرہ گھما کر دیکھا۔

"میں تم سے ہی بات کر رہی ہوں۔" اس کی حرکت کو سمجھتے ہوئے وہ بولی۔

"میں بزدل نہیں ہوں۔" اب آواز قدرے دھیمی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اسی لیے تم اس کا مقابلہ نہیں کر پائے۔" چلتی چلتی وہ اس کے مقابل آ کھڑی ہوئی ۔

"وہ مجھ سے بڑا تھا میں اس پر ہاتھ کیسے اٹھاتا۔۔" چھوٹے لڑکے نے اپنا دفاع کرنا چاہا۔

"نہیں!! تم ڈرتے تھے کہ وہ تمہیں مارے گا اور تم مار کھالو گے۔"

اس کے بعد بولنے کے لیے کچھ نہ تھا۔ کچھ پل خاموش رہا۔

"تم کون ہو اور یہاں کیوں آئی ہو؟" چھوٹی آنکھوں والی نے گہری سانس لی اور بنچ پر جا کر بیٹھ گئی۔

"میری بانیہ کہتی ہیں کہ جب تمہارے سامنے کسی کمزور پر ظلم ہو رہا ہو تو اس کی مدد کرو۔ اگر نہ کر سکو تو مظلوم کو تھوڑا موٹیویٹ کر دو تا کہ وہ لڑ سکے۔"

"تم مجھے یہ سمجھانے آئی تھی؟"

"نہیں میں تو تمہاری مدد کرنے آئی تھی۔"

چھوٹے لڑکے کی آنکھیں چمکیں۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم میری مدد کر سکتی ہو؟"

«««««««««««««««««‹›»»»»»»»»»»»»»»»»»»

مدد کی پیشکش

اگلے روز وہ دونوں پرنسپل آفس کے باہر کھڑے تھے۔ آج چشمے والی لڑکی نے بالوں کی ہائی پونی ٹیل بنا رکھی تھی۔ وہ ایک ادا سے اپنی گردن ہلاتی تو بال ہوا میں جھولتے۔ اس کے برعکس وہ لڑکا تھوڑا ڈرا ڈرا سا کھڑا تھا۔ آج ماتھے پر بکھرے بال کافی حد تک سیٹ تھے۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں پورا یقین ہے یہ پلین کام کرے گا؟" چشمے والی لڑکی آس پاس نظر دوڑا رہی تھی جب اس کی بات پر اس کی طرف مڑی۔

"بانیہ کہتی ہیں جب ایک بار کچھ سوچ لو تو کر گزرنا چاہیے بار بار سوچنے سے شک پیدا ہوتا ہے اور کام صحیح سے نہیں ہوتا۔اسی لیے اب چپ کر جاؤ ورنہ میرا ارادہ بدل جائے گا۔"

وہ آنکھیں چھوٹی کر کے اس کو بغور دیکھ رہا تھا۔اسے اس لڑکی کی باتیں اپنی عمر سے بڑی لگتی تھیں۔

"تم اتنی کمپلیکیٹڈ باتیں کیوں کرتی ہو۔آسان زبان میں بھی کہتی تو سمجھ آجاتی."

www.novelsclubb.com

"میری بانیہ کہتی ہیں کہ بات ایسی کرو کہ سامنے والے کے دل پر اثر کرے۔ بے تکی باتیں نہیں کرنی چاہیے ورنہ لوگ بور ہو جاتے ہیں۔" کندھے اچکا کے کہتی خاموش ہو گئی۔اس کا بات کرنے کا انداز بھی الگ سا تھا۔

بچارا ہیزل آنکھوں والا کلس کر رہ گیا۔(اس کی بانیہ اسے چھوٹی عمر میں ہی عورت بنادیں گی)

کچھ دیر بعد دونوں کو آفس میں بلایا گیا۔آفس میں خاموشی کا سکوت طاری تھی۔ آفس نہایت سادہ سا تھا۔صاف ستھرا، روشن، ہوادار اور نہایت کھلا۔ بالکل درمیان میں پرنسپل صاحب کی کرسی رکھی تھی (جس پر وہ بیٹھے تھے) آگے بڑا سا میز تھا۔کمرے کے بائیں جانب تین صوفے پڑے تھے ان کے آگے ایک میز تھا۔

www.novelsclubb.com

دونوں چلتے چلتے میز کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے جس کے پار پرنسپل صاحب براجمان تھے۔ پرنسپل نے انھیں ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کا کہا۔ لڑکی کانفیڈینٹ سی بیٹھی تھی جبکہ لڑکا ڈرا ڈرا سا تھا۔

وہ ذرا کی ذرا نگاہ اٹھا کر پرنسپل کو دیکھتا۔ وہ پینتیس سالہ وجیہہ شخصیت کے مالک تھے۔ آنکھوں پر فریم لیس گلاسس لگا رکھے تھے جس کی چین پیچھے کی طرف تھی۔ وہ کسی فائل کی ورق گردانی میں مصروف تھے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے فائل کے اندر رکھے صفحے پر دستخط کیے پھر اسے اٹھا کر ساتھ کھڑے سیکرٹری کی طرف کیا ۔کچھ باتیں کی اور کچھ ہدایات دے کر اسے بھیج دیا۔

www.novelsclubb.com

اب کمرے میں صرف وہ تینوں تھے۔خاموشی ہنوز برقرار تھی۔اگر ایک سوئی بھی گرتی تو صاف آواز آتی۔اس خاموشی کو پرنسپل صاحب نے توڑا۔

"آپ کے پاس صرف چار منٹ ہیں۔"ان کی شخصیت میں ایک باوقار سا رعب تھا ۔اب کے وہ لڑکی بھی تھوڑا سا گھبرا گئی لیکن بظاہر نارمل رہی۔

"سر ہمیں آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔"

"ظاہر ہے آپ بات کرنے ہی آئے ہیں۔کچھ کھانا پینا ہوتا تو کینٹین جاتے۔"

"سر ہمیں آپ سے ایک ایڈوائس چاہیے۔"

"میں سن رہا ہوں۔" انھوں نے پیچھے ہو کر ٹیک لگا لی اور اس کی بات سننے لگے۔
اس دوران وہ لڑکا خاموش رہا۔ جب وہ بول چکی تو انھوں نے کہنا شروع کیا۔

"آپ سکول کی ٹوپر ہیں، سپورٹس میں بھی ٹوپر ہیں اور باقی کریکولر اور کو کریکولر سرگرمیوں میں بھی آپ ماشاءاللہ بہت اچھی ہیں۔ لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا کہ جس بات کے لیے آپ مجھ سے ایڈوائس لینے آئی ہیں وہ آپ خود بھی سمجھا سکتی تھی۔۔ایم آئی رائٹ مس گوگل؟

(علیزے کے پاس ہر راہ چلتے بندے کے سوالوں کا جواب ہوتا تھا اور بانیہ کی نصیحتیں بھی تھیں جو وہ سب کو دیتی رہتی تھی)

اس بات پر علیزے کا رہا سہا جوش بھی ماند پڑ گیا۔اب کی بار اس نے بھی چہرہ جھکا لیا۔ چھوٹے لڑکے کا دل چاہا وہاں سے بھاگ جائے۔

جواب نہ پا کر نزاکت صاحب نے گہری سانس خارج کی اور پھر سے گویا ہوئے۔

"پہلی بات، یہ لڑائی آپ کی نہیں تھی،اس کی تھی۔اس کو خود اپنے لیے اسٹینڈ لینا چاہیے تھا۔دوسری بات، بچوں میں ایسی باتیں ہوتی رہتی ہیں تو کیا آپ ہر مسئلے کا حل لے کر میرے پاس آجائیں گے ؟؟ وقفہ دیا۔۔۔اب وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے ۔اب مخاطب کا رہیزل آنکھوں والا لڑکا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بیٹا آپ کو ان کے سامنے خود کو ڈیفینڈ کرنا چاہیے تھا آپ کو اپنے لیے اسٹینڈ لینا چاہیے تھا مجھے یہ بات ہر گز گوارا نہیں ہے کہ میرے اسکول کے اسٹوڈ نٹس دوسروں سے دب کر رہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ ہمیں حالات کا مقابلہ کرنا سکھایا ہے۔ ڈر کر اور سہم کر خاموش ہو جانا نہیں۔ جو حالات کا مقابلہ نہیں کرتے وہ قائر بن جاتے ہیں۔

میں یہ نہیں کہتا کہ آپ بھی ہاتھ اٹھاتے بٹ ایٹلیسٹ ان کا سامنا تو کرتے۔ انھوں نے آپ کو بلی کیا آپ کو چاہیے تھا "شکایت کمیٹی" جا کر ان کے شکایت کرتے تا کہ وہ دوبارہ ایسا نہ کریں۔ ایسے کاموں کے لیے ہی انھیں رکھا ہے۔ میری باتیں سمجھ میں آ رہی ہیں؟"

اس نے اپنا جھکا ہوا چہرہ اٹھا کر انھیں دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہوں گڈ۔ تمہاری عمر کتنی ہے؟"

"بارہ سال۔"

"یہ سبق اگلے بارہ سالوں تک یاد رکھنا او کے۔" آخر میں وہ ہلکا سا مسکرائے۔

وہ یہاں وہاں دیکھے بغیر اٹھا اور باہر چلا گیا۔ اندر روم میں اب وہ دونوں تنہا تھے۔ ایک دفعہ پھر خاموشی چھا گئی۔ اس خاموشی میں صرف گھڑی کی ٹک ٹک سنائی دے رہی تھی۔

"آپ کو کوئی اور بات نہیں کرنی تو آپ جا سکتی ہیں۔"

اس نے چہرہ اٹھا کر انھیں دیکھا۔۔ تھوڑا ڈرتے ہوئے۔۔ پھر جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی دو قدم چل کر وہ رکی، آہستہ سے مڑی اور بولی۔

"تھینک یو۔۔۔۔

انھوں نے محض سر ہلا دیا۔

نزاکت ماموں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

انھوں نے جھٹکے سے چہرہ اٹھا کے اسے دیکھا۔ایک آبرو اچکائی۔

"کون ماموں؟"اس کے چہرے پر شرارتی سی مسکراہٹ تھی۔

"آئی مین تھینک یو پروفیسر نزاکت۔۔ماموں۔۔"

اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتے وہ ہنستے ہوئے باہر بھاگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا۔"وہ بھی مسکرا کر واپس اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گئے۔سارے میں خاموشی ایک دفعہ پھر چھا گئی۔

«««««««««««««««««««««««‹›»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»

تھوڑی دیر بعد وہ لڑکا ایک بینچ پر بیٹھا کسی گہری سوچ میں مصروف تھا جب چشمے والی لڑکی اس کے ساتھ آکر بیٹھی۔ لڑکے نے چہرہ گھما کر دیکھا وہ بہت پر سکون سی بیٹھی لالی پوپ کھا رہی تھی ساتھ دونوں پاؤں بھی ہلا رہی تھی۔ چندپل خاموشی کی نظر ہوئے۔

"تمہیں ما۔۔(ماموں کی بچی وہ یہاں پر نسپل ہیں)۔۔پرنسپل کی باتوں کا برا لگا؟ انھوں نے ٹھیک ہی تو کہا تھا۔"

بے نیازی سی بے نیازی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے کہا تھا تم میری مدد کرو گی۔"

"تو نہیں کی کیا؟"

"یہ مدد تھی؟ تم نے کہا پرنسپل سے بات کرو گی۔"

اس کا بات کرنے کا انداز نہایت سادہ تھا۔نہ بد تمیزی والا نہ ہی اونچا۔ بات کرنے کا ڈھنگ جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں کی تو تھی۔کچھ غلط کیا؟؟؟"وہ چاروناچار خاموش ہو گیا۔

"تم نے ان سے یہ کہہ دیا کہ وہ لڑکے مجھے بُلی کر رہے تھے۔ کیا سوچ رہے ہوں گے وہ میرے بارے میں۔"

"ان کے پاس اور کام بھی ہیں کرنے کے لیے تم ٹینشن مت لو وہ نہیں سوچیں گے تمہارے بارے میں۔" لڑکے کو یہ چشمے والی لڑکی تھوڑی سر پھری لگی۔

"اچھا تو پھر کیا سوچا؟" اس نے پھر سے سوال کیا

"کچھ نہیں۔"

www.novelsclubb.com

"اے لو۔"اس نے ماتھے پر مارے بے بسی کے ہاتھ مارا۔لالی پوپ ابھی تک منہ میں تھی۔"اتنی لمبی تقریر کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔"وہ خاموش رہا۔

"بانیہ کہتی ہیں ڈر کر چپ ہو جانے والے بزدل ہوتے ہیں۔۔"اس نے چہرہ اٹھا کر لالی پوپ کھاتی چشمے والی لڑکی کو دیکھا۔اس نے مروتاً یونیفارم کے پوکٹ سے لالی پوپ نکال کر اس کی طرف بڑھائی۔

"تم میری جگہ ہوتی تو کیا کرتی؟"ساتھ اس سے لالی پوپ بھی لے لی۔

www.novelsclubb.com

"میں۔۔۔میں ان کو سبق سکھاتی۔"

"وہ کیسے؟"لڑکی کی آنکھیں چمکیں۔

"تم ان کو سبق دینا چاہتے ہو؟"اس کا سر خود بخود اثبات میں ہل گیا۔

"ٹھیک ہے پھر میں تمہیں پلین بتاتی ہوں کل اگیزیکیٹو کریں گے۔اوکے؟؟"

"ٹھیک ہے۔"پھر کچھ دیر وہ اسے پورا پلین سمجھاتی رہی۔

"اب میں جارہی ہوں کلاس کا ٹائم ہونے والا ہے۔"

وہ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا نام کیا ہے؟" ناجانے کس خیال کی تحت وہ پوچھ بیٹھا۔ چشمے والی لڑکی نے پھر سے ماتھے پر ہاتھ مارا۔

"اُف او۔۔ اتنی دیر سے میں نے نام ہی نہیں بتایا۔" اسے نا چاہتے ہوئے بھی اس کے انداز پر ہنسی آ گئی۔

"میرا نام علیزے رئیس سکندر ہے۔" اس نے مسکرا کر کہا۔ مسکرانے سے اس کی چھوٹی آنکھیں اور چھوٹی ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

"اور تمہارا؟"

"میرا نام ۔۔احمر خان زادہ ہے۔" اس نے بھی ایک مسکراہٹ کے ساتھ اپنا نام بتایا۔ مسکرانے سے اس کے دائیں گال پر ایک گڑھا بنا تھا۔دونوں اپنی اپنی کلاسز میں چلے گئے۔

«««««««««««««««««««««‹›»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»

وکالت

صبح باسی ہو کر دوپہر میں بدل گئی۔علیزے تھکی ہاری اپنے گھر پہنچی ۔ ابھی وہ دروازے میں ہی تھی جب اسے اندر سے کسی کی باتیں کرنے کی آوازیں آئیں۔ان

آوازوں کو وہ پہچانتی تھی۔ بھاگتے ہوئی اندر آئی اور سامنے بیٹھے وجود کو دیکھ کر ٹھہر سی گئی۔اس کی دنیااس کی خوشی اس کے سامنے تھی۔

"بانیہ........"علیزے کی آواز پر اس کی نانو نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور مسکرائیں۔ انھوں نے اپنے دونوں بازو پھیلا لیے۔ علیزے بھاگتی دوڑتی ان کے پاس پہنچی اوور ان کے گلے لگ گئی۔

"میری بچی۔" پیار سے اس کے ماتھے کو چوما۔پھر کتنی ہی دیر اسے دیکھتی رہیں۔ علیزے سے مل کر وہ ایسے ہی کتنی دیر اسے دیکھتی رہتی تھیں ان کا کہنا تھا کہ وہ اسی چہرے کو دیکھ کر جیتی ہیں۔علیزے اپنے ننھیال میں واحد لڑکی تھی اسی لیے سب کی آنکھوں کا تارا تھی۔

www.novelsclubb.com

مہرالنساء خانم (نانو) کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھیں۔ بڑے بیٹے مدثر اور چھوٹے بیٹے نزاکت تھے (جو علیزے کے سکول کے پرنسپل بھی تھے)۔ ثریا ان کی اکلوتی بہن تھیں۔ اور علیزے ان کی بیٹی۔ علیزے بھی دو بھائیوں (مظہر اور معظم) کی اکلوتی بہن تھی۔ اسی لیے سب کی فیورٹ تھی۔ خاص طور پر بانیہ کی۔ ان کا اصل نام مہرالنساء خانم تھا۔ بچپن میں علیزے انھیں نانی کی بجائے بانی بلاتی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کا نام بانیہ بن گیا۔ وہ اپنے چھوٹے بیٹے کے ساتھ رہتی تھیں اور آج انھی کے ساتھ آئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میں ناراض ہوں آپ سے۔ آپ اتنے ے ے ے دنوں بعد آئی ہیں۔" اس نے دونوں ہاتھوں کو پھیلا کے بتایا۔ بانیہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس دیں۔

"اگر نانی نہیں ملنے آسکی تو تم کون سا آگئی تھی۔"انھوں نے اس کے دائیں گال کو ہلکا سا کھینچا۔

"ارے بانیہ آپ کو تو پتہ ہوتا ہے کہ میں کتنا بزی ہوتی ہوں۔ صبح سکول، پھر ہوم ورک، پھر میرا فیورٹ شو اور پھر سونا۔اب آپ بتائیں اس سارے میں مجھ بچاری کو وقت کیسے ملے گا۔"آخر میں نہایت معصومیت سے پلکیں جھپکائیں۔سب اس کی اداکاری کو دیکھ کر ہنس پڑے۔

اسی دوران ثریا بیگم چائے کی ٹرے لے آئیں اور سب کو سرو کرنے لگیں۔

"جی امی! بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے۔اسکو بہت ضروری کام ہوتے ہیں۔اگر ایک دن سکول نہ گئی تو بہت نقصان ہو جائے گا۔" بولنے والے نزاکت تھے۔علیزے نے اپنا چشمہ ہلکا سا نیچے کیا اور آنکھیں چھوٹی کر کے انھیں دیکھا۔

"ہاں تو کسی کی مدد کرنا غلط بات تو نہیں ہے...پرنسپل سر..." آخر میں زور دے کر بولی۔

"غیر ضروری مدد..." انھوں نے تصیح کی۔علیزے خفگی سے انھیں دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر کیا بنا آج کے کیس کا؟" ثریا بیگم نے علیزے سے پوچھا۔

"دیکھیں جج صاحبہ یہ "پرنسپل صاحب"، میرے اور میرے کلائنٹ کے بیچ کی بات ہے۔اور میں "کلائنٹ پروِلیج" کے تحت آپ کو کچھ نہیں بتا سکتی۔"وہ ایک شان سے کہتی ہوئی نانو کے برابر بیٹھ گئی۔

"ہاں ہاں وکیل صاحبہ جیسا آپ چاہیں۔میں بالکل نہیں پوچھوں گی کہ کس طرح آپ نے اس بچے کی مدد کرنے کی ہامی بھری اور پرنسپل تک بات لے کر گئیں جبکہ آپ خود بھی یہ معاملہ ہینڈل کر سکتی تھیں۔"

علیزے کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔اس نے شاکی نظروں سے نزاکت کو دیکھا جنھوں نے فوراً نظریں پھیر لیں۔

"آپ نے۔۔کیسے۔۔اتنی اہم انفارمیشن کسی کو بتادی۔آپ جانتے ہیں نا کہ میں آپ کو sue کر سکتی ہوں۔"اس کی اداکاری پر سب ہنس دیے۔

علیزے نے بچپن کا بیشتر حصہ اپنے ننھیال میں گزارا تھا۔۔ علیزے کی بڑے ماموں وکیل تھے۔ وہ جب کوئی کیس اسٹڈی کرتے تھے (گھر پر) تو علیزے بغور جائزہ لیتی تھی۔اور پھر اس نے انھی کا طرز اپنانا شروع کردیا۔ سکول میں جب بھی وہ کسی کی مدد کرتی تھی تو اسے اپنا کیس بنا لیتی تھی۔اور یہی عادت ابھی تک رائج تھی۔

www.novelsclubb.com

"کتنی ڈرامے باز ہو تم.. "کہنے والی نانو تھیں۔علیزے تو انھیں دیکھ کے ہی رہ گئی۔

"بانیہ آپ بھی۔آپ تو جانتی ہیں میں کتنی معصوم ہوں۔"

اس نے نرمی اور معصومیت سے پلکیں جھپکاتے ہوئے اپنا سر ان کی گود میں رکھ لیا۔ وہ پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی رہیں۔کچھ یاد آنے پر علیزے نے جھٹکے سے اپنا سر اٹھایا اور چمکتی آنکھوں سے انھیں دیکھا۔

"بانیہ........."اس نے بہت پیار سے انھیں مخاطب کیا اور اپنی آنکھوں سے انھیں یاد دہانی کروانے جیسا عنصر پیدا کیا۔وہ اس کا اشارہ جان گئی تھیں لیکن لاعلمی سے شانے اچکا دیے۔

www.novelsclubb.com

"میری پیاری بانیہ.....مجھے بتائیں نا کہاں ہے؟؟ پلیز زززززز..." پُرجوش انداز میں اس نے ان کے ہاتھوں کو دبایا۔ کچھ دیر نرم مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھتی رہیں پھر اس کے کان کے قریب چہرہ جھکا کر سرگوشی کی صورت بولیں۔

"تمہاری فیورٹ جگہ پر۔" اور پھر واپس سیدھی ہو گئیں۔ مارے خوشی کے اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

"You are the best baniya."

www.novelsclubb.com

اس نے ان کے دائیں گال کو چوما اور بھاگ گئی۔ پیچھے سب اس کی معصومیت اور اس کے انداز پر اپنے چہروں پر مسکراہٹ سجائے ہوئے تھے۔

علیزے بھاگتی ہوئی ٹیرس تک گئی ۔ یہ ٹیرس پہلی منزل پر بنا تھا جو علیزے کی فیورٹ جگہ تھی۔ ٹیرس پر آؤ تو سامنے ریلینگ تھی جس نے ٹیرس کا سامنے والا حصہ کوور کیا ہوا تھا۔ بائیں طرف جھولا لگا تھا۔اور جھولے پر علیزے کی فیورٹ چیز پڑی تھی۔اسے دیکھ کر علیزے کی پوری بتیسی باہر نکل آئی۔ بھاگ کر وہاں تک گئی اور ڈبہ پکڑ لیا اور اسے کھولا۔

"کیک رس" نانی کے ہاتھ کے بنے کیک رس جس کے لیے علیزے بازاری کیک رس بھی قربان کر سکتی تھی۔علیزے کو یہاں بیٹھ کر کھانا مناسب نہ لگا کیونکہ معظم کے آنے کا وقت ہو گیا تھا اور وہ اس کے ساتھ ہر گز بھی شیئر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

لہذا وہ کیک رس کا ڈبہ اٹھا کر ٹیرس کے ساتھ والی کمرہ میں چلی گئی۔ وہاں ایک چھوٹا میز رکھا تھا۔ علیزے اس کے نیچے آلتی پالتی کیے بیٹھ گئی۔

اس نے ایک کیک رس اٹھایا اور منہ میں ڈال لیا۔ آنکھیں بند کر لیں اور چسکے لے کر کھانے لگی (میلوڈرامہ تو ہر جگہ ضروری ہوتا ہے ورنہ محترمہ کو علیزے رئیس سکندر کون بولے)۔ کیک رس کا ذائقہ اندر تک گھل گیا۔

"یم م م م م م.... یہ بہت مزے کا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"واقعی بہت مزے کا ہے۔" علیزے نے تائید کی۔ لیکن ایک منٹ.... یہ کون بولا تھا۔ علیزے نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں اور گردن گھمائی۔ ساتھ معظم بیٹھا

مزے سے کھا رہا تھا۔ اس کی نظروں کا ارتکاز اپنی طرف پا کر وہ پوری بتیسی باہر نکال کر مسکرایا۔ ایک کیک رس وہ کھا رہا تھا اور دوسرا اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے وہ والا علیزے کے چہرے کے آگے کیا.

"کھاؤ گی؟؟" بڑی معصومیت سے اسے پوچھا۔

"اخروٹ۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" اس نے فوراً ڈبہ کھینچ لیا۔ وہ کب آ کر بیٹھا ، کب ڈبے سے کیک رس نکالے ، اسے کچھ پتہ نہ چلا۔ خود جو مزے لینے میں مصروف تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہٹو یہاں سے.. میرے ہیں یہ۔"

"نانو میرے لیے بھی لے کر آئی ہیں۔مجھے بھی دو۔"

"نو جی..یہ صرف میرے ہیں۔"

"چشمش تنگ مت کرو آرام سے دے دو مجھے بھی ورنہ......"

ابھی وہ کچھ بولتا کہ نیچے دروازے پر بیل ہوئی۔دونوں نے لڑائی کو بھاڑ میں ڈالا اور بھاگتے بھاگتے نیچے پہنچے۔ساتھ ہی بلند آواز میں پکارتے رہے

"آج میں پہلے کھولوں گی۔"

"نہیں آج میں پہلے کھولوں گا۔"

بالآخر علیزے پہلے پہنچ گئی اور دروازہ کھول دیا۔

"بابا..."سامنے اس کے والد کھڑے تھے۔ ان کے چہرے سے صاف واضح تھا کہ وہ تھکے ہوئے ہیں لیکن اپنی بیٹی کو دروازہ کھولتے اور بیٹے کو پیچھے بھاگتے دیکھ کر جیسے ساری تھکان اڑن چھو ہو گئی۔ علیزے ان کے ساتھ لگ گئی۔

"میرے بابا آ گئے۔"اسی اثنا میں معظم بھی ان تک پہنچ گیا۔

www.novelsclubb.com

پھر دونوں اپنے والد کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اندر لے آئے۔ صوفے پر بیٹھتے ہوئے وہ سب سے ملے۔ پھر معظم اور علیزے انہیں کیک رس پر لڑائی کے بارے میں بتا

رہے تھے۔علیزے اپنے ازلی ڈرامیٹک انداز میں بتا رہی تھی جبکہ معظم بھرپور اس کی نقل اتارنے کی سعی کر رہا تھا۔وہ مسکراتے ہوئے دونوں کی باتیں سنتے رہے۔

انسان سارے دن کا تھکا ہارا گھر آئے تو اسے آرام و سکون کی طلب ہوتی ہے اور ایک باپ کے لیے اس کا آرام و سکون اس کی اولاد ہوتا ہے۔انہیں دیکھ کر،ان سے باتیں کر کے اس کی تھکان رفع ہو جاتی ہے اور ایک سکون سا روح میں اتر جاتا ہے واقعی اولاد ہونا بہت بڑی نعمت ہے۔

www.novelsclubb.com

«««««««««««««‹›»»»»»»»»»»»»

اگلی صبح سورج اپنی پوری حدت کے ساتھ دھک رہا تھا۔۔ جھلساتی گرمی میں بریک کے وقت ہیزل آنکھوں والا لڑکا بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا۔دفعتاً اسے کسی کے قدموں کی چاپ اپنے قریب آتی محسوس ہوئی۔ اس نے سر اٹھایا۔ پونی ٹیل والی لڑکی آنکھوں پر چشمہ لگائے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"تمہارا کوئی ارادہ ہے کچھ کرنے کا یا نہیں؟"

"اب کوئی فائدہ نہیں۔"

www.novelsclubb.com

"بانیہ کہتی ہیں جب انسان کو لاکھ سمجھانے کے بعد بھی اس پر کچھ اثر نہ ہو تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دینا چاہیے۔ایسے ہی بیٹھے رہو۔"

کہتے ساتھ ہی اس نے گردن گھمالی۔(اتنی مشکل سے ایک کلائنٹ ہاتھ آیا تھا وہ بھی گیا خیر کوئی اور مل جائے گا)ایک عزم سے کہتی آگے بڑھنے لگی۔

"کس نے کہا کہ میں نے کچھ نہیں کیا؟"

اس کی آواز پر وہ رک گئی۔آہستہ سے مڑ کر نا سمجھی سے اسے دیکھا۔وہ شرارتی انداز میں مسکرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اسٹاف روم کے باہر کھڑے تھے۔اندر کا منظر دیکھ کر علیزے کے چودہ طبق روشن ہوگئے۔وہی لڑکے (جن سے احمر کی لڑائی ہوئی تھی)

ایک ٹیچر کے سامنے کھڑے تھے۔چاروں کے سر ندامت سے جھکے ہوئے تھے۔
ٹیچر انھیں ڈانٹ رہی تھیں۔

"اب خود کو جسٹیفائی مت کریں آپ لوگ۔آپ کو چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا
ہے۔اب چپ چاپ کنفیشن لیٹر لکھیں اور سبمٹ کروائیں ۔ ورنہ آپ کا
ٹرمینیشن لیٹر شام تک آپ سب کے گھر پہنچ جائے گا۔"

علیزے کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔اس نے گردن گھما کر احمر کی جانب دیکھا وہ ہنوز
مسکرا رہا تھا۔وہ لڑکے اب معذرت کر رہے تھے اور ٹیچر بھی کچھ بول رہی تھیں۔
دونوں نامحسوس انداز میں منظر سے ہٹ گئے۔

دونوں واپس گراونڈ میں آئے۔ علیزے ابھی تک ہکا بکا تھی۔ وہ اضطراب میں یہاں سے وہاں چکر کاٹنے لگی۔ ساتھ دانتوں سے ناخن بھی کتر رہی تھی۔

"وہ۔۔۔وہ لیٹر تو تم جا کر دینے والے تھے۔ تم نے انھیں چوری کرتے پکڑا تھا۔اور انھیں یہ بات پتہ چل گئی تھی اسی لیے وہ تمہیں ہراس کر رہے تھے۔"

"اب یہ سب کیا ہے بتانا پسند کرو گے ؟"

"پہلے تم یہ ناخن کترنا بند کرو۔"اور علیزے کو کون کسی کام سے منع کر سکتا تھا۔

"میرے ناخن ہیں تمہیں اس سے کیا مسئلہ ہے؟"اس کے جواب پر احمر کھڑا ہوا اوراس کے سامنے آیا۔

"یہ ایک بیماری ہے اور جتنی بیماریاں ناخن کترنا پیدا کرتی ہیں شاید ہی کوئی اور بیماری کرتی ہو۔"چند لمحے وہ اسے گھورتی رہی پھر جیسے معاملہ دفع کرنا چاہا۔

"اسے چھوڑو اور یہ بتاؤ یہ سب کیا تھا۔"دونوں کے سائے زمین پر پڑ رہے تھے۔

"کل میں نے انھیں چوری کرتے ہوئے پکڑا تھا۔اور ان کی کمپلین کرنے جا رہا تھا لیکن انھیں پتہ چل گیا اور میں نہیں جا سکا۔شاید ڈر گیا تھا۔پھر جب پرنسپل سر نے سمجھایا تو مجھے تھوڑی ہمت ملی۔اور میں ٹیچر کے پاس گیا اور سب بتادیا۔"

علیزے کا دل چاہا اس کے سر پر کوئی چیز مار دے۔ خوامخواہ اس کا کیس خراب کر دیا۔

ایڈیٹ انسان۔

"اور تم یہ سب مجھے کب بتانے کا سوچ رہے تھے؟"

"اب بتا تو دیا ہے۔"

"ہم دونوں نے ساتھ پلین بنایا تھا۔ تم مجھے بتا کے بھی کر سکتے تھے؟"

www.novelsclubb.com

"تم نے میری مدد کی اس کے لیے شکریہ۔" علیزے پاکٹ سے لالی پوپ نکالتی

اسی جگہ پر جا بیٹھی جہاں کچھ دیر پہلے وہ بیٹھا تھا۔

"اور میری فیس ؟"احمر نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔ پھر ہنسا.

"کون سی فیس ؟"علیزے نے دونوں آبرو آچکائے۔

"میں نے تمہارے مسئلے کے لیے پرنسپل سے بات کی ، تمہاری اتنی ہیلپ کی ۔ بدلے میں مجھے بھی تو کچھ ملنا چاہیے۔"

"تم نے مدد کی حامی خود بھری تھی میں نے نہیں کہا تھا اور اگر تم نے مدد کے بدلے کچھ لینا ہی تھا تو مت کرتی مدد۔"

علیزے کو غصہ آیا۔ اس بیوقوف سے کچھ کہنا فضول تھا۔ وہ کھڑی ہوئی۔ خونخوار نظروں سے اسے دیکھا اور آگے چل پڑی، چار قدم چل کر رکی۔ پیچھے مڑ کر دیکھا۔

"جانتے ہو تم کون ہو؟"

"ایڈیٹ۔۔" کہہ کر وہ رکی نہیں واپس چلی گئی اور بچارا ایڈیٹ کلس کر رہ گیا۔

«««««««««««««««««««««««»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»

www.novelsclubb.com

گھر پہنچ کر اس کا موڈ خاصا خراب ہو چکا تھا۔ کسی سے بھی ملے بغیر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔ فریش ہو کر بھی موڈ میں بہتری نہیں آئی تو ٹیرس پر چلی آئی اور

جھولے پر جا کر بیٹھ گئی۔ کتنی دیر گزری اسے کچھ پتہ نہ چلا۔ پھر اسے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے بانیہ نمودار ہوئیں انھیں دیکھ کر تو مانو جیسے علیزے کو ایک نئی زندگی مل گئی تھی موڈ خود بخود ٹھیک ہو گیا۔ بھاگ کر ان کے گلے جا لگی۔ وہ کچھ دیر اسے تھپتھپاتی رہیں اور پھر اپنے ساتھ لان میں لے گئیں۔ وہ کل آئیں تھیں اور پھر علیزے نے انھیں جانے نہیں دیا۔ اب چار دن بعد ان کا واپس جانے کا ادارہ تھا وہ بھی اگر علیزے نے جانے دیا تو۔ اب دونوں لان میں تھے۔ نانو کرسی پر بیٹھی تھیں جبکہ علیزے ان کے قدموں میں بیٹھی ان سے اپنے سر میں تیل لگوا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بانیہ۔" اس نے دھیرے سے پکارا، جب بھی میرا موڈ خراب ہوتا ہے آپ ایسے ہی میرے سر میں تیل لگاتی ہیں اور میرا موڈ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ایسا کیا جادو کرتی ہیں آپ؟"

بانیہ دھیرے سے ہنس دیں۔ ساتھ ساتھ اس کے سر میں تیل کی مالش کرتی گئیں۔ علیزے کی آنکھیں بند تھیں۔ ایک سکون سا اُس کے اندر اتر رہا تھا۔

"میں تو ایک اور کام بھی کرتی ہوں۔ تمہیں تمہارے کمرے سے نکال کر لان میں لے آتی ہوں۔" علیزے نے ہولے سے آنکھیں کھولیں۔

"ہوں" سر ہلایا پھر آنکھیں بند کر لیں۔

"ایسا کیوں ہے؟"

"جب تمہارا موڈ خراب ہوتا ہے تو دماغ پر بس ایک ہی چیز سوار کر لیتی ہو۔" وہ بات جس کی وجہ سے موڈ خراب ہوتا ہے اس وقت تمہارا دماغ کچھ بھی پروسیس نہیں کر پا رہا ہوتا۔ اسی لئے تو میں اپنی ننھی پری کو گھٹن اور بند جگہ سے باہر لاتی ہوں پھر تیل لگا کر مالش کرتی ہوں۔

اس کے دو فائدے ہوتے ہیں پہلا یہ کہ تیل بالوں کی گروتھ کے لیے بہت ضروری ہے دوسرا یہ کہ تیل لگا کر مالش کرنے سے خون کی گردش زیادہ اچھے سے

ہوتی ہے۔اور تمہارا دماغ ریلیکس ہو جاتا ہے اس طرح فرسٹریشن بھی ختم ہو جاتی ہے اور تم فریش ہو جاتی ہو۔اب بتاؤ تمہارا موڈ اچھا ہوا یا نہیں۔"

"Much better"

بانیہ ہلکا سا مسکرائیں۔

"لیکن بانیہ میرا آج کا کیس خراب ہو گیا۔اس ایڈیٹ لڑکے نے سب خراب کر دیا۔اتنی مشکل سے میں نے نزاکت ماموں سے بات کرنے کی اجازت لی اور اس نے بغیر کچھ بتائے اپنا کام کر دیا۔اگر اسے ایسا ہی کرنا تھا تو مجھ سے مدد کیوں لی۔"

www.novelsclubb.com

بانیہ نے گہری سانس خارج کی اس کے بالوں کو چوٹی میں باندھا اور اس کا رخ اپنی طرف کیا۔

"پہلی بات، تم نے خود اس کی مدد کرنی چاہی تھی۔ اس نے نہیں کہا تھا۔ دوسری بات، تم اس کی دوست نہیں تھی نہ، وہ نہیں جانتا تھا تو کیسے کچھ بتاتا۔ اس کی مرضی تھی وہ جو مرضی کرتا۔ تیسری بات، نزاکت کے پاس جانے کا آئیڈیا تمہارا تھا اس کا نہیں اور چوتھی بات، کسی کو ایسے ایڈیٹ نہیں بلاتے۔"

آخری بات کہتے ہوئے انھوں نے اس کی ناک کھینچی۔ ان کی ساری باتیں دھیان سے سن کر (جسے ہمیشہ سنتی تھی) وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور سینے پر بازو لپیٹے اب وہ دفاعی حملہ کرنے کے لیے تیار تھی۔

"پانچویں بات آپ 'میری' بانیہ ہیں اس کی نہیں جو اس کی حمایت کر رہی ہیں۔"

"اور چھٹی بات مجھے ابھی تک برا لگ رہا ہے۔"

جواب میں وہ کچھ نہ بولیں۔ علیزے ان کی بات کی تائید کرے گی وہ جانتی تھیں اسی لیے اسے سوچنے کا وقت دیا۔

"آپ شاید ٹھیک ہی کہتی ہیں۔ وہ میرا دوست نہیں ہے۔ بلکہ میرا تو کوئی دوست نہیں ہے سب بس کام کے لیے مجھ سے بات کرتے ہیں کام ہو جائے تو بھول جاتے ہیں مجھے بھی کوئی دوست چاہیے بانیہ۔"

تو اصل بات یہ تھی۔ اسے ایک 'دوست' کی کمی محسوس ہوتی تھی۔ انہیں بات کچھ کچھ سمجھ میں آرہی تھی۔

"ادھر آؤ۔" انھوں نے دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کیا۔

"ایک بات یاد رکھنا علیزے ہر انسان کو دوست کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہاں ایک وقت ہوتا ہے جب اسے دوست کی ضرورت پڑتی ہے لیکن زندگی میں وہ وقت بھی آئے گا جب دوست تو ہوں گے لیکن تمہیں ان کی ضرورت نہیں ہو گی۔ اس لیے خود کو دوستی کے لیے کبھی برباد مت کرنا۔ انسان کے لیے اس کے والدین اور فیملی اہم ہونے چاہیے باقی سب بعد میں آنے چاہیے۔"

بانیہ حقیقت پسند تھیں اسی لیے حقیقت کے زمرے میں ہی اسے سمجھایا۔

"لیکن بانیہ سکول میں تو سب کے پاس دوست ہیں۔"

"دوست سب کے پاس ہوتے ہیں اور ہونے بھی چاہیے میں اس سے انکار نہیں کر رہی... میں بس اتنا سمجھا رہی ہوں کہ خود کو کبھی دوستی کے لیے برباد مت کرنا تم۔ دوست بناؤ ضرور بناؤ لیکن دیکھ کر مخلص دوست اور جب ایسا دوست مل جائے تو اس سے وفا نبھاؤ جتنی نبھا سکو۔"

www.novelsclubb.com

"وفا نبھاؤں وہ کیسے؟" بانیہ مسکرائیں۔

"دوست سے وفا نبھانے کا بہترین طریقہ اس کے پیچھے اس کا مخلص رہنا ہوتا ہے۔ جب وہ تمہارے ساتھ نہ ہو تب بھی اس کے بارے میں ایک لفظ مت سننا، کسی کو اس کے خلاف کچھ بولنے مت دینا، جہاں اس کی عزت نہ کی جائے وہاں نہ بیٹھنا اور کبھی بھی کسی دوسرے کے لیے اس کو دھوکہ مت دینا۔ کیونکہ وفا نبھانا عہد کی طرح ہوتا ہے اور عہد توڑنا گناہ ہے۔ جس کا کفارہ آسانی سے ادا نہیں ہوتا۔"

"اور اگر دوست دھوکہ دے تو کیا کرنا چاہیے۔ کیا اسے ایک اور موقع دینا چاہیے؟"

www.novelsclubb.com

"بیٹا جو انسان ایک دفعہ تمہارے ساتھ مخلص نہیں رہ سکا وہ بعد میں کیا خاک رہے گا۔تب تمہارے پاس ایک بہتر آپشن ہو گا۔"

"وہ کیا؟"

"اسے چھوڑنا۔"

"کیا چھوڑنا اتنا آسان ہوتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"آسان نہیں ہوتا جب تک اس انسان کے لیے دل میں جگہ ہے تب تک لیکن جب ایک دفعہ وہ انسان دل سے نکل جائے تو وہ آبِ زم زم سے بھی نہا کر آ جائے تو بھی دل میں ہی جگہ واپس نہیں بنا سکتا۔"

علیزے کو ان کی باتیں ازبر ہو رہی تھیں۔ لیکن کافی سوال اب بھی امڈ رہے تھے۔

"تمہیں پتہ ہے اکثر دوست پینڈولم کی طرح ہوتے ہیں جو یہاں سے وہاں ہوتے رہتے ہیں کیونکہ وہ ایک جگہ نہیں رہ سکتے۔ وہ کبھی کسی کے مخلص نہیں ہوتے۔ انھیں صرف اپنے فائدے سے غرض ہوتی ہے اور ایسے دوست بہت ٹاکسک ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ صرف اپنا فایدہ دیکھتے ہیں انھیں اس چیز سے کوئی غرض نہیں ہوتی

کہ دوسرا اس سے کتنا ہرٹ ہوتا ہے۔ اسی لیے کہہ رہی ہوں دوست بہت دیکھ بھال کے بنانے چاہیئے۔"

"بانیہ ۔۔ جو باتیں آپ بتا رہی ہیں باقی سب وہ کیوں نہیں بتاتے ۔ سب بس دوستوں کی حمایت میں بولتے ہیں۔ لیکن آپ نے سارے پہلوؤں کے بارے میں بتایا ہے۔" وہ پھر سے مدھم سا مسکرائیں۔

"کیونکہ وہ صرف بتاتے ہیں۔ میں تمہیں سمجھا رہی ہوں ۔" علیزے کی ساری کلفت دور ہو گئی تھی۔وہ بلاوجہ اپنا موڈ خراب کر رہی تھی۔

<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>

مخلص دوست

وہ حسب معمول اسی بینچ پر بیٹھی ہوئی لالی پوپ کھا رہی تھی جب کسی کے قدم اس کے قریب آ کر رکے۔ سورج ان دونوں کے اوپر تھا دونوں کا سایہ سامنے پڑ رہا تھا۔ علیزے کو پتہ تھا کون ہے لیکن پھر بھی اس نے چہرہ نہیں موڑا۔

"آئی ایم سوری۔ مجھے تمہیں بتانا چاہیے تھا۔ تم نے میری مدد کی تھی اور میں نے...."

"تم کیوں سوری بول رہے ہو؟" وہ بولتے بولتے رک گیا۔

علیزے بینچ پر دونوں ہاتھ پھیلائے بیٹھی تھی۔اس کے پیچھے اس کی ہائی پونی ٹیل جھول رہی تھی۔سورج کی روشنی کی وجہ سے آنکھیں سکیڑ رکھی تھیں۔

"کیونکہ میں نے تمہیں بتائے بغیر کل۔۔"

"تو وہ تمہاری اپنی مرضی تھی۔میں تمہاری دوست نہیں ہوں پھر تمہیں سوری کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

And you are not really sorry for that

"تم صرف فارمیلیٹی کی لیے کہہ رہی ہو۔" وہ خاموش رہا۔

"رات گئی بات گئی۔" بس فیصلہ ہو گیا تھا اور بات اتنی بھی بڑی نہیں تھی کہ اس پر بحث کی جاتی۔ سو وہ چپ ہو گیا۔ کچھ دیر مزید وہ کھڑا رہا۔ کہنے کو کچھ نہیں تھا۔

"تم روز یہیں آ کر بیٹھ جاتی ہو کسی سے بات بھی نہیں کرتی۔ تمہاری کوئی دوست نہیں ہے؟"

علیزے نے پوری گردن نفی میں ہلائی احمر نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔ اس نے ایک نظر آس پاس باقی دوستوں کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی ہم فائیو (5) کلاس میں ہیں ابھی میٹرک بھی کرنا ہے تو پانچ سال ایسے ہی رہو گی؟ دوست کے بغیر۔" اس کی بات سن کر علیزے دل کھول کر ہنسی لولی پاپ اس نے بائیں ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔

"تم کتنی دور کی سوچتے ہو۔ پانچ سال بہت عرصہ ہوتا ہے اس سے پہلے ہی کوئی دوست بن جائے گی۔"

احمر اس کو دیکھ کر مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"اور اگر نہ ملی تو؟" اس نے سوالیہ انداز میں آبرو اچکائی۔

"تو میں خود کے لئے کافی ہوں۔" واہ کیا کانفیڈینٹ تھا لڑکی کا۔

احمر نے محض کندھے اُچکائے۔

"ویسے ایک دوست تو آپ کی زندگی میں ہونا چاہیے۔"

"ویسے تمہارا ابھی کوئی دوست نہیں ہے۔" اُس نے لولی پاپ واپس منہ میں ڈال لی۔

www.novelsclubb.com

"اب ایسا کسی کتاب میں نہیں لکھا کہ دوست کے بغیر زندگی ادھوری ہے۔ انسان کے لیے وہ خود کافی ہونا چاہیے۔ میں بھی اپنے لیے کافی ہوں۔"

علیزے شراتی انداز میں اسے دیکھ کر مسکرائی۔شیطانی مسکراہٹ۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟"

"بالفرض تمہیں کوئی دوست مل گیا تو دوستی کرو گے؟"

"دیکھوں گا۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے اگر کوئی دوست ملے تو پہلے میں ٹیسٹ کروں گی کہ وہ میری دوستی کے قابل ہے یا نہیں۔"

احمر نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"ٹیسٹ کرو گی؟یعنی اس کی دوستی آزماؤ گی۔۔؟"

علیزے نے ہاں میں سر ہلایا۔احمر میں افسوس سے سر ہلایا۔

"دوستوں کو کبھی آزماتے نہیں ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"لیکن یہ جاننا بھی تو ضروری ہوتا ہے کہ کون شخص مخلص ہے اور کون نہیں۔سب دوست اچھے بھی تو نہیں ہوتے؟"

"اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ ہم انھیں آزمائیں۔"

وہ خاموش رہی۔۔

"تو پھر کیا کریں؟"

"آزاد چھوڑ دو۔ دوست کو اپنی ملکیت مت سمجھو کہ وہ صرف آپ کا ہی دوست ہے۔ اگر کسی کی دوستی آزمانی ہے تو اس طرح مت آزماؤ کہ وہ تمھیں چھوڑ جائے بلکہ اسے آزاد چھوڑ دو اگر وہ تمھارے ساتھ مخلص ہو گا تو تمھارا دوست ہی رہے گا

اور پیٹھ پیچھے کچھ نہیں بولے گا اور اگر تمہارے ساتھ مخلص نہیں ہو گا اور چھوڑنا چاہے گا تو تمہارے پاس واپس نہیں آئے گا۔"

اسی وقت بیل بجی تو وہ الٹے قدموں مڑنے لگا۔ بغیر جواب کا انتظار کیے۔ اس کو بھی چپ لگ گئی تھی۔ اس کی باتوں کو سمجھنے کے لیے اسے وقت چاہیے تھا۔

"سنو؟"

وہ مڑا اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اگر دوست ہمیں چھوڑ کر جائے تو کیسے پتہ چلے گا کہ وہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جارہا ہے یا واپس آئے گا؟"

پہلی بار ہیزل آنکھوں والا لڑکا مسکرایا۔دائیں گال پر ایک گہرا اگڑھا بنا۔

"سمپل اگر وہ انسان جاتے وقت مسکرا رہا ہو گا تو وہ کبھی واپس نہ آنے کے لیے جارہا ہو گا اور اگر ناراض ہو کر یا افسردہ ہو کر جائے گا تو ایک نہ ایک دن ضرور واپس آئے گا۔"

www.novelsclubb.com

"پھر وہ تم پر ڈیپینڈ کرتا ہے کہ تم اسے اپنی زندگی میں رکھتی ہو یا نہیں۔"

«««««««««««««««‹›»»»»»»»»»»»»»»»»»

چاند کی یاسیت اور بکھری موتیوں کی مالا

وہ منتشر خیالات کے ساتھ گھر آئی۔ذہن بالکل الجھا ہوا تھا۔شام کو جب چاند اپنی پوری روشنی کے ساتھ زمین پر اتر آیا تو وہ چاند کی چاندنی میں بیٹھی جھولا جھول رہی تھی۔آج سے پہلے اس نے کبھی دوستی کے متعلق اتنا نہیں سوچا تھا کبھی ان باتوں پر غور نہیں کیا تھا۔لیکن آج اس لڑکے کی باتیں سننے کے بعد اس کا ذہن بہت الجھا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

دوست کیا ہوتا ہے۔ کون ہوتا ہے۔ دوست کسے کہتے ہیں۔ دوست کیسے بناتے ہیں ۔اس کو کچھ پتہ ہی نہیں تھا نہ کسی نے سکھایا تھا۔ یا شاید اسے ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ دوست کی کمی کبھی اسے محسوس ہی نہیں ہوئی تھی۔ دوست کی طرح باتیں کرنے کے لیے بانیہ تھیں۔ دوست کی طرح ساتھ رہنے والا جڑوا بھائی تھا۔ ہاں شرارتی تھا، تنگ کرتا تھا لیکن اس کا سیکرٹ اور کرائم پارٹنر بھی تو تھا۔ اور بڑا بھائی بھی تھا جو دوست کی طرح اسے ہمیشہ ڈیفیڈ کرتا تھا۔ اس کی فیملی ہی اس کے لیے دوست کے طور پر مکمل تھی لیکن آج۔۔۔ آج اس کی باتیں سننے کے بعد اس نے ہر ایک کو بہت غور سے دیکھا۔ دوستوں کو بہت غور سے دیکھا۔ کیسے وہ ایک ساتھ رہتی تھیں۔ اس نے اپنی کلاس فیلوز کو دیکھا جو روز ساتھ بیٹھا کرتی تھیں۔

ان کو دیکھا جو روز لنچ شیئر کرتی تھیں،ان کو غور سے دیکھا جو کتنی دیر بریک میں ساتھ ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلا کرتی تھیں اور باتیں کرتی تھیں۔اس نے چھٹی ٹائم ان دوستوں کو ساتھ دیکھا جو گیٹ پر کھڑے ہو کر باتیں کرتی تھیں تا کہ گھر جانے تک وہ ٹائم پاس کر لیں۔

آج سے پہلے تو یہ باتیں اسے کبھی اتنی قابل غور نہیں لگی تھیں لیکن آج اس سمجھانے والے کی باتوں میں کچھ تھا،اس کے لہجے میں ایک اثر تھا جو علیزے کو یہ سب سوچنے پر مجبور کر گیا۔

www.novelsclubb.com

(زندگی میں ایک دوست ہونا چاہیے۔۔۔)اُف۔۔

اس کا سر گول گول گھوم رہا تھا۔اس نے سر جھولے کی پشت پر ٹکایا اور آنکھیں موند لیں۔

..........................

یہ منظر ایک کمرے کا تھا۔ایک بڑا اور سادہ سا کمرہ تھا۔ وہ اپنی اسٹڈی ٹیبل پر کسی نوٹ بک میں سر دیے بیٹھا تھا۔لکھتے لکھتے اسے کچھ یاد آیا۔۔۔کوئی یاد آیا۔۔آج صبح والی ملاقات۔ وہ باتیں۔اس نے اس چشمے والی لڑکی کو تو کہہ دیا تھا کہ ہر انسان کو ایک دوست کی ضرورت ہوتی ہے لیکن خود اس کے پاس کوئی دوست نہیں تھا جس سے وہ اپنی باتیں شیئر کر سکے۔

خوش قسمت ہی ہوتے ہیں وہ لوگ جنھیں مخلص دوست نصیب ہوتے ہیں ورنہ انسان چراغ لے کر بھی نکلے تو مخلص دوست نہیں ملتے۔

ایک انسان کو دوست کی ضرورت ہی کیوں پیش آتی ہے۔ کیا وہ اپنے لیے کافی نہیں ہوتا۔ہاں ٹھیک ہے دوست ہوتے ہیں لیکن ہر ایک کے نصیب میں اچھے دوست کا ساتھ نہیں لکھا ہوتا۔ہر کوئی اتنا خوش نصیب نہیں ہوتا۔

کسی نے ٹیبل پر کسی چیز سے دستک دی تو وہ ہوش میں آیا۔اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔ اس کی امی ہاتھ میں دودھ کا گلاس لے کر کھڑی تھیں۔انھیں دیکھ کر وہ مسکرایا۔ انہوں نے پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور اسے دودھ کا گلاس پکڑایا۔

"امی!"

وہ گلاس اس کو پکڑا کر پلٹی تھیں جب پیچھے سے وہ پکار اٹھا۔وہ ایڑیوں کے بل واپس گھومیں ۔ بتیس سال کی خوبصورت خاتون تھیں وہ، بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں باندھا تھا۔کندھوں پر شال اوڑھ رکھی تھی۔

"امی دوست کون ہوتا ہے؟"

اسے کسی سے تو بات کرنی تھی ورنہ وہ یونہی الجھا رہتا۔

www.novelsclubb.com
..............................

"کس بات سے پریشان ہو؟" مظہر بھائی کی آواز پر اس نے آنکھیں کھول لیں۔

مظہر علیزے اور معظم کا بڑا بھائی تھا اور ان سے چھے سال بڑا تھا۔اس وقت وہ لمبا اور چھ فٹ کا جوان لڑکا تھا جس کے ماتھے پر بال بکھرے ہوئے تھے ۔اس کی رنگت بالکل صاف تھی۔علیزے کو دیکھ کر چہرے پر فکر کا تاثر تھا۔ مسکراہٹ نہ ہونے کے برابر تھی۔وہ خراماں چلتا اس تک آیا اور ساتھ بیٹھ گیا۔

علیزے خاموشی سے تھوڑا سائڈ پر سرک گئی تا کہ وہ آرام سے بیٹھ سکے۔اس سے کیا چھپاتی۔جب بھی کوئی بات پریشان کرتی تھی تو بانیہ کے بعد دوسرا انسان اسکا بڑا بھائی تھا جس سے وہ سب کچھ شئیر کر لیا کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

بڑے بھائی ایک گھنے درخت کی طرح ہوتے ہیں جن کے سائے میں چھوٹے بھائی بہن پروان چڑھتے ہیں۔وہ انہیں ان کی غلطیوں پر ٹوکتا ہے اور ان کی کامیابیوں پر

انھیں شاباش دیتا ہے۔ان کا دوست بن کر رہتا ہے جس سے چھوٹے اپنی باتیں شیئر کر سکیں۔انہیں کمفرٹ دیتا ہے۔۔جب ان کے قدم لڑکھڑاتے ہیں تو انہیں سہارا دیتا ہے۔انہیں ان کے پیروں پر کھڑا کرتا ہے۔

یہ گھنا درخت انہیں موسم کی سختی سے بچاتا ہے۔

"بھائی کیا سب کی زندگی میں ایک دوست کا ہونا ضروری ہوتا ہے؟"

علیزے کا سوال بہت غیر متوقع تھا۔وہ اس بارے میں پہلی دفعہ سوال کر رہی تھی۔اپنے سے چھے سالہ چھوٹی بچی کو سمجھانے کے لیے اسے بہتر الفاظ کا چناؤ کرنا پڑا۔کچھ دیر بعد وہ بولا۔

"دوست کی ضرورت کسے نہیں ہوتی علیزے؟ سب کو ایک دوست کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ ایک دوست تو لازمی ہونا چاہیے جو آپ کے ساتھ مخلص ہو۔"

"لیکن بانیہ تو کہہ رہی تھیں کہ ہر انسان کو دوست کی ضرورت نہیں ہوتی۔"

"انہوں نے اس کے علاوہ بھی کچھ کہا ہو گا۔" علیزے نے یاد کیا۔۔۔

"انہوں نے کہا تھا کہ ہر انسان کو دوست کی ضرورت نہیں ہوتی ہاں ایک وقت ہوتا ہے جب اسے دوست کی ضرورت پڑتی ہے لیکن زندگی میں وہ وقت بھی آتا ہے کہ جب اس کے پاس دوست ہوں گے لیکن اسے ان کی ضرورت نہیں ہو گی۔"

"ایک کام کرو۔نیچے جاؤ اور کچھ snacks لے آؤ۔ پھر بات کرتے ہیں۔"اس نے سر ہلایا اور نیچے چلی گئی۔

وہ جانتا تھا کہ یہ بات ٹالی نہیں جاسکتی تھی کیونکہ ہر بات کو علیزے یوں پکڑ کر بیٹھ نہیں جاتی تھی۔اور اگر کوئی بات وہ ایک دفعہ پکڑے تو اس کی جڑ تک ضرور جاتی تھی۔

........................

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اوپر چھت پر بیٹھے تھے۔ جہاں چاند کی روشنی سیدھی زمین پر پڑ رہی تھی۔ احمر اپنی امی کی گود میں سر رکھ کر چت لیٹا آسمان پر چاند اور اکا دکا ستاروں کو ٹمٹماتے دیکھ رہا تھا۔

"ہم نے دوست کو پتہ نہیں کیا بنا دیا ہے۔ حالانکہ "دوست" ایک انسان ہوتا ہے بیٹا۔ تمہاری طرح، میری طرح۔ یہ اچھا دوست، برا دوست یہ سب تو ثانوی باتیں ہیں۔ دوست ہونے سے پہلے وہ شخص ایک انسان ہوتا ہے۔ لیکن ہم اسے کبھی انسان سمجھ کر ٹریٹ ہی نہیں کرتے ہم اسے صرف دوست سمجھتے ہیں اور اس سے دوستی ہی expect کرتے ہیں۔ اور جہاں وہ غلطی کرے تو اسے کہہ دیتے ہیں کہ تم سے دوستی نے مجھے مایوس کر دیا ہے۔ کسی اور سے بات کرتے دیکھ لیں تو کہتے ہیں کہ تم دھوکے باز ہو۔ لیکن بیٹا آپ کا دوست ہونے سے پہلے وہ ایک انسان ہوتا

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے۔اس کی اپنی زندگی ہوتی ہے۔اس کی اپنی priorities ہوتی ہیں۔ہم کبھی اس کی نہیں سوچتے،وہ ہمارا دوست بن گیا تو اس پر صرف ہمارا حق ہے۔نہیں۔ہر رشتے کی ایک باؤنڈری ہوتی ہے اور اس باؤنڈری کو کبھی بھی کراس نہیں کرنا چاہیے۔"

احمر خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔آسمان پر تارے جا بجا بکھرے ہوئے پڑے تھے گویا سفید موتیوں کی مالا ٹوٹ کر سارے آسمان پر بکھر گئی ہو۔

"اور جب وہ "عام انسان" ایک دوست کی حیثیت سے تمہاری زندگی میں شامل ہو جاتا ہے تو پھر لازم ہے کہ اسے دوست بن کر دکھاؤ۔"

www.novelsclubb.com

"اور دوست کون ہوتا ہے؟ دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کے کہے بغیر آپ کی مدد کرے۔"

(احمر کے ذہن میں وہ چشمے والی لڑکی آئی جو اس کے کہے بغیر اس کی مدد کرنے آتی تھی۔)

"دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کے لیے تب لڑے جب آپ بلکل اکیلے ہوں۔ جب آپ کو خود بھی سمجھ میں نہ آرہا ہو کہ کیا کرنا ہے۔"

www.novelsclubb.com

(اسے وہ منظر یاد آیا جب فرنچ چوٹی والی لڑکی اس کو لیے پرنسپل آفس گئی تھی اور اس کے لیے ان سے بات کی تھی۔)

"دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کو نصیحت کرے، جو آپ کو سمجھائے۔ جو آپ کو اس وقت موٹیویٹ کرے جب آپ بلکل کچھ سوچ سمجھ نہ پا رہے ہوں۔ جو آپ کی طاقت بحال کرے۔"

(اسے وہ وقت یاد آیا جب جب وہ پونی ٹیل والی لڑکی اسے اپنی بانیہ کی نصیحتیں کرتی تھی۔)

"دوست وہ ہوتا ہے جس سے باتیں کرتے ہوئے وقت کا پتہ بھی نا چلے۔ بس خاموشی سے گزرتا جائے۔

(اسے صبح کا وہ وقت یاد آیا جب لالی پوپ والی لڑکی نے اس سے لاسٹ ٹائم بات کی تھی)

"دوست، دوست ہوتا ہے۔ جو بغیر کسی غرض کے آپ کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو آپ کا برا نہیں چاہتا۔ جس کے پاس آپ کو نقصان پہنچانے کے لیے کچھ نہ ہو۔ جو آپ کے صحیح میں آپ کا ساتھ دے تو آپ کے غلط کرنے پر آپ کو روکے بھی۔ جو قدم سے قدم ملا کر چلے۔ جو آپ کو آگے بڑھنے میں مدد دے نہ کہ آپ کے پیروں کی بیڑیاں بن کے آپ کے قدم جکڑ دے۔"

www.novelsclubb.com

ان سب باتوں کے دوران اسے صرف ایک ہی شخص اپنی آنکھوں کے سامنے نظر آیا تھا۔ وہ چشمے والی لڑکی۔ وہی تھی جو اس کے لیے بغیر کسی وجہ کے مدد کرنے آئی

تھی۔وہی تھی جو اس کے لیے پرنسپل تک گئی۔وہی تھی جو چاہتی تھی کہ میں ان لڑکوں کے خلاف شکایت کروں۔وہی تھی جو مجھے بار بار موٹیویٹ کرتی تھی۔

"تو کیا دوست ایسا ہوتا ہے؟"اس نے خود سے سوال کیا۔

....................

علیزے کچھ snacks لے آئی اور واپس جھولے پر بیٹھ گئی۔اس دفعہ اس نے اپنے پاؤں اوپر کر لیے۔اب وہ بھائی کے بولنے کی منتظر تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم اسکول میں کتنوں کی مدد کرتی ہو، ہے نا؟ تم کیا سوچ کر کرتی ہو؟ دوست یا بس ایک انسان جسے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔"

"کبھی کبھی دوست اور کبھی بس ایسے ہی مدد کر دیتی ہوں۔" اس نے سوچ کر جواب دیا۔

"ہاں لیکن ہر کوئی آپ کا دوست نہیں ہوتا۔ تم دوست سمجھ کر مدد تو کرتی ہو لیکن پھر بعد میں کیا ہوتا ہے؟ وہ ایسے pretend کرتا ہے جیسے تمہارے بغیر بھی وہ یہ کام کر سکتا تھا۔ جیسے تمہارا مدد کرنا اس کے لیے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔"

(علیزے کو ہیزل آنکھوں والا لڑکا یاد آیا جس نے اسے بتائے بغیر سارا پلان execute کر لیا تھا اور اسے کسی خاطر میں نہیں لایا تھا۔)

"اوہ تو ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں۔" اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

"دوست بہت احتیاط سے چننے پڑتے ہیں۔ وہ مشہور مقولہ تو سنا ہو گا کہ ہر ہاتھ ملانے والا دوست نہیں ہوتا۔ بلکل ہر کوئی دوست نہیں ہوتا۔"

"تو بھائی پھر مخلص دوست کا کیسے پتہ چلے گا؟"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مخلص دوست آپ کے سامنے جیسا ہو گا آپ کی پیٹھ پیچھے بھی ویسا ہی ہو گا۔ جب خوشی میں ساتھ دے گا تو برے وقت میں بھی ساتھ کھڑا ہو گا۔ یہ لوگ جو دوستوں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر جج کرتے ہیں یہ ٹاکسک دوست ہوتے ہیں۔ یہ نہ اپنے لیے مخلص ہوتے ہیں اور نہ دوسروں کے لیے۔ اگر تمہیں مخلص دوست کی تلاش ہے تو خاموشی سے دور رہ کر دیکھو کہ کون تمہاری قدر کرتا ہے اور کسے تمہاری فکر ہے۔ وہی مخلص ہو گا۔"

اس کی بات کچھ کچھ اسے سمجھ آ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اور بھائی، اگر میں کسی کو آزمانا چاہوں کہ وہ میری دوستی کے لائق ہے یا نہیں تو کیسے آزماؤں؟" یہ وہ پہلی بات تھی جس پر مظہر مسکرایا تھا۔

"تمہیں آزمانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔وقت خود ہی آزمائے گا۔"

"ٹھیک ہے پھر میں ایک نیا ایڈونچر کرتی ہوں دیکھتے ہیں کون دوست ملتا ہے۔"

یہ لو۔بیچارے بھائی نے اتنا ٹائم لگا کر اسے سمجھایا تھا۔اور آخر میں علیز ے اس بات کو بھی اپنے انداز میں لے گئی۔

"اب فیصلہ تمہارا ہے۔جو مرضی کرو۔"

www.novelsclubb.com

.........................

ماں کی باتیں سن کر وہ سیدھا بیٹھ گیا۔امی نیچے چلی گئیں۔ جبکہ وہ اوپر آسمان کی جانب دیکھتا رہا۔

"وہ میرے ساتھ مخلص تھی۔اس نے میری مدد کی یعنی وہ میری دوست بن سکتی ہے۔اور امی نے بھی تو کہا کہ دوست کیسا ہوتا ہے۔وہ اس فریم میں بلکل فٹ آتی ہے۔"وہ مسکرایا۔

"یعنی مجھے بھی ایک دوست مل گیا۔ایک مخلص دوست۔"

چانداس کی بات سن کر مسکرایا۔موتیوں کی بکھری مالا بھی سمٹ کر قریب آنے لگی تاکہ اس کے بارے میں سرگوشیاں کر سکے۔

.........................

اسے سمجھا کر مظہر نیچے چلا گیا۔ جھولتے جھولے پر وہ تنہا تھی۔

"وہ میرے ساتھ مخلص نہیں تھا۔ اس نے مجھے اعتماد میں نہیں لیا تھا۔ میں نے اس کی اتنی مدد کی لیکن اس نے سب کچھ مجھے بتائے بغیر کیا۔ بھلا ایسا دوست ہوتا ہے کیا؟ نہیں وہ اس فریم میں بلکل فٹ نہیں آتا جس میں ایک مخلص دوست کو آنا چاہیے۔"

www.novelsclubb.com

اتنے دنوں میں ایک وہی تھا جس کی اس نے مدد کی تھی اور کہیں نہ کہیں وہ بھی اسے دوست بنانا چاہتی تھی لیکن وہ اس کی امیدوں پر پورا نہیں اترا۔

چاند نے اس کی بات سن کر مسکراہٹ چھپالی۔ موتیوں کی بکھری مالا نے جواب طلبہ نظروں سے چاند کو دیکھا۔ چاند نے شرمندگی چھپانے کے لیے خود کو بادلوں میں چھپالیا۔

کچھ کہانیاں ختم ہو گئیں
اس لیے کہ آپ کی کہانی ابھی شروع ہی نہیں ہوئی

<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>

www.novelsclubb.com

نئی دوست کی آمد

چند دنوں بعد سکول میں اسپورٹس کی تیاریاں چلنے لگیں۔سب بچے اور اساتذہ اس میں مصروف تھے۔ہر طرف بھگدڑ مچی ہوئی تھی۔۔

ایک جگہ فوٹو گرافر کھڑا تھا اور آس پاس چند اسٹوڈنٹس جنھوں نے اسپورٹس میں حصہ لیا تھا۔الغرض ابھی فوٹو سیشن چل رہا تھا۔

ان چند ایک بچوں میں علیزے بھی تھی۔اس کا یونیفارم صاف ستھرا اور سلوٹوں سے پاک تھا۔ بالوں کو فرنچ چوٹی میں باندھا تھا۔آنکھوں پر چشمے لگائے تھے اور چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ تھی۔

اس سے چند قدم دور ہیزل آنکھوں والا لڑکا کھڑا تھا۔اس نے دور سے علیزے کو دیکھ لیا تھا۔ان چند دنوں میں اسپورٹس کی تیاریوں کی وجہ سے اس سے بات نہیں ہو سکی تھی۔ لیکن آج وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔اس کی نظر اسی پر تھی۔

وہ بار بار کسی کو اشارے کر کے اپنی طرف بلانے کا کہہ رہی تھی۔رش کی وجہ سے وہ دیکھ نہیں سکا کہ وہ کون ہے۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس کی طرف گیا۔اب کی بار اس کے ساتھ ایک اور لڑکی بھی کھڑی تھی۔ان دونوں کی احمر کی جانب پشت تھی۔احمر نے ایک قدم مزید بڑھایا جب اس کو اپنے پاؤں کے نیچے کچھ محسوس ہوا وہ دو قدم پیچھے ہٹا۔نیچے سفید سا کچھ پڑا تھا۔اس نے جھک کر اٹھایا۔وہ ایک تصویر تھی۔ایک لڑکی کی تصویر۔اور وہ لڑکی

اس کے سامنے کھڑی تھی۔ وہ علیزے کی تصویر تھی۔ شاید اس سے گر گئی ہو گی

۔اسی وقت علیزے نے پیچھے چہرہ موڑا۔اس نے ہڑبڑا کر تصویر والا ہاتھ نیچے کر لیا۔

"تم یہاں۔۔؟"علیزے نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔

"وہ۔۔۔میں اسپورٹس کے لیے آیا تھا۔اور تم"

"میں بھی۔۔"اس نے محض سر ہلا دیا۔وہ چبھتی نظروں سے اس کے ساتھ کھڑی

لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔کوئی خدشہ سا تھا جو ذہن میں امڈ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کون ہے۔" بالآخر اس نے پوچھ ہی لیا۔

"یہ میری دوست ہے۔" احمر کے ہاتھ سے تصویر چھوٹ گئی۔ خدشہ درست ثابت ہوا۔

دوست؟؟ اس نے دوست بھی بنا لی۔۔ اتنی جلدی۔۔ ابھی کل تک اس کی کوئی دوست نہیں تھی اب اچانک سے۔۔ کیسے۔۔۔ اس کا دل خالی ہونے لگا۔

علیزے اپنی دوست کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے گئی۔ احمر اکیلا رہ گیا۔ ویسے ہی تنہا جیسے پہلے تھا۔ اس نے جھک کر تصویر اٹھا لی۔ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر یونیفارم کی پاکٹ میں ڈال لی۔

www.novelsclubb.com

..............................

قریباً ایک ماہ احمر دونوں کو نوٹس کرتا رہا۔ اسے وہ لڑکی کچھ خاص نہیں لگی تھی۔ وہ لڑکی بار بار اس کی نظروں میں چبھتی تھی۔ احمر کی چھٹی حس بہت تیز تھی اور وہ لوگوں کو بہت جلد پہچان لیتا تھا۔ اس ایک ماہ میں وہ اتنا تو جان گیا تھا کہ وہ لڑکی علیزے کیلیئے صحیح نہیں ہے وہ اس کے ساتھ مخلص نہیں ہے۔ اس نے دو تین مرتبہ علیزے سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن اس لڑکی کی مسلسل موجودگی کی وجہ سے نہ کر سکا۔

یوں ہی چند ماہ مزید گزر گئے۔ احمر نے اس کی لائف میں انٹر فیئر کرنا چھوڑ دیا۔ علیزے اپنی نئی دوست کے ساتھ خوش تھی اور وہ کسی کی خوشی برباد نہیں کرنا چاہتا تھا۔ شاید وہ کچھ زیادہ ہی سوچ رہا تھا۔

یہ وہ وقت تھا جب احمر اور علیزے کی کلاسز ایک ہی فلور پر تھیں اسی لیے وہ کبھی کبھار نظر آ جایا کرتی تھی اور جب بھی نظر آتی تو دونوں ساتھ ہی ہوتیں۔ ہر جگہ سائے کی طرح ساتھ۔۔

احمر نے کئی مرتبہ اس سے اپنے بارے میں بات کرنے کی کوشش لیکن اس نئی لڑکی کی موجودگی میں وہ بات نہیں کر سکا۔

آخر ایک دن اس نے ہمت کر کے اس سے بات کرنے کی ٹھان لی۔ اس وقت وہ ہال میں تھے۔ علیزے ایک ستون کے پاس کھڑی اپنی دوست کا انتظار کر رہی تھی۔

احمر اس کے پیچھے کھڑا تھا۔ کچھ دیر ہمت اکھٹی کر کے وہ کھنکھارا۔

"علیزے؟"نرم گو، دھیما اور سلجھا ہوا لہجہ۔علیزے ایڑیوں کے بل گھومی۔اس کی پونی ٹیل ہوا میں جھولی۔آنکھوں پر چشمے، صاف نکھرا نکھرا چہرہ، پرکشش مسکراہٹ۔احمر کو اپنے سامنے دیکھ کر گڑبڑائی۔اتنے دنوں بعد وہ نظر آیا تھا۔اب تک تو وہ نام بھی بھول چکی تھی۔احمر کو اپنے سامنے دیکھ کر گڑبڑائی۔اتنے دنوں کے بعد وہ نظر آیا تھا۔اب تک تو وہ اس کا نام بھی بھول چکی تھی۔بس چہرہ یاد تھا۔

"جی؟"

www.novelsclubb.com

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔"

"کیا بات کرنی ہے تمہیں میری دوست سے؟"

جواب علیزے کی بجائے کسی اور کی طرف سے آیا تھا۔ علیزے کے پیچھے سے وہ آ رہی تھی۔ اس نے ہلکا سا چہرہ گھما کر اسے دیکھا۔ اپنی دوست کو دیکھ کر علیزے کے چہرے پر ایک خوشگوار مسکراہٹ بکھر گئی۔ احمر نے اس کے نیم رخ سے ہی اس کی یہ خوشی دیکھ لی تھی۔ وہ بھاگ کر اس کے گلے لگ گئی۔ اس لڑکی کے چہرے پر صرف ایک مسکراہٹ تھی۔ وہ اس سے مل کر جدا ہوئی۔

"ہاں تو پھر کیا بات کرنی تھی؟" وہ لڑکی پھر سے بولی۔

"مجھے علیزے سے بات کرنی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"تو میرے سامنے ہی کرو۔" احمر کا دل چاہا اس کے منہ پر ٹیپ لگا کر اس کے سر پر کوئی کپڑا ڈال دے تاکہ وہ نہ کچھ بول سکے اور نہ کچھ دیکھ سکے۔ اس نے بہت ضبط سے اسے دیکھا۔

"میں آپ کے سامنے کمفرٹیبل نہیں ہوں گا۔ آپ پلیز تھوڑی دیر کے لئے چلی جائیں۔"

علیزے کو اس کا یوں جواب دینا اچھا نہیں لگا۔ اسی لیے اسے ٹوکا۔

www.novelsclubb.com

"تم ایسے بات نہیں کر سکتے۔"

احمر کے تو سر پر لگی تلوؤں پر بجھی۔ کل تک وہ کسی سے بات نہیں کرتی تھی اور آج کسی کے لیے لڑ رہی تھی۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے جب فری ہو تو بتا دینا میں گراؤنڈ میں ہوں گا" کہہ کر وہ چلا گیا۔

علیزے نے کوئی ردِ عمل نہ دیا۔ وہ بھی اپنی دوست کے ساتھ چلی گئی۔

وہ کتنی ہی دیر اس کا گراونڈ میں انتظار کرتا رہا لیکن وہ نہ آئی۔ تھک ہار کر وہ بھی چلا گیا۔

.......................

دیکھتے دیکھتے ایک ہفتہ گزر گیا۔احمر اس وقت لائبریری میں ایک ریک کے پاس کھڑا کتابیں کنگھال رہا تھا جب اسے اپنے پیچھے سے اس کی آواز آئی۔

"تم نے مجھ سے کچھ بات کرنی تھی؟"

اس کی آواز پر اس کے ہاتھ رک گئے۔ہلکا سا مڑا۔وہ سامنے کھڑی تھی اتنے دنوں بعد اسے بالآخر وقت مل گیا تھا اس کی بات سننے کا۔

www.novelsclubb.com

آج کچھ مختلف تھا اس میں بلکہ بہت مختلف۔اس کے چہرے کا رنگ زرد تھا۔آج بال بھی پونی ٹیل میں نہیں تھے۔دیکھنے میں بہت کمزور لگ رہی تھی۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔"

"ہاں بس تھوڑا سا بخار ہے اور کچھ نہیں۔"اس کی آواز بھی بہت بھاری تھی۔

"تمہاری دوست کہاں ہے۔"علیزے کو اکیلے دیکھ کر اسے تعجب ہوا۔ہر وقت تو وہ ساتھ ہی ہوتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ آج چھٹی پر ہے۔"

"ٹھیک ہے ہم بات کرتے ہیں۔"

"شیور۔"

"تمہیں ایک دفعہ میں نے کہا تھا کہ ایک دوست لازمی ہونا چاہیے۔تب میں نہیں جانتا تھا کہ دوست کون ہوتا ہے، کیسا ہوتا ہے لیکن اب میں جانتا ہوں کہ دوست کون ہوتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

اسے اپنی امی کی ساری باتیں یاد آئیں اور علیزے کا اس کی مدد کرنا سب کچھ۔ وہ صرف چپ کر کے اسے سن رہی تھی۔

"تب سے اب تک میں نے بہت ڈھونڈا لیکن ایسا دوست نہیں ملا سوائے ایک کے
".

"یہ تو اچھی بات ہے۔ کون ہے وہ۔"

"اسی لیے میں آج پوچھنا چاہتا ہوں۔"

"علیزے کیا تم مجھ سے دوستی کرو گی؟"

www.novelsclubb.com

لائبریری میں بالکل خاموشی تھی۔آس پاس کی ساری آوازیں دم توڑ گئی تھیں۔ صرف ایک آواز کانوں میں گونج رہی تھی۔

"علیزے کیا تم مجھ سے دوستی کرو گی؟"

دوستی؟؟اس کے پاس تو اب دوست تھی اسے کسی کی ضرورت نہیں تھی۔اور ویسے بھی یہ اس کے ساتھ پہلے بھی مخلص نہیں تھا تو اسے دوست کیوں بنائے۔

"نہیں۔"صرف ایک حرفی جواب-

www.novelsclubb.com

احمر کو لگا کسی نے اس کے منہ پر طمانچہ مار دیا ہو۔اس کے لہجے کی ٹون بالکل اجنبی تھی۔

"تم میرے ساتھ پہلے دن بھی مخلص نہیں تھے۔بعد میں کیا دوستی نبھاؤ گے۔"

"تو وہ جو تمہارے ساتھ ہے کیا وہ مخلص ہے؟"

"بالکل وہ میرے ساتھ بہت مخلص ہے۔وہ ایک ہی دوست ہے میری۔"

www.novelsclubb.com

"اور اس کی؟ کیا اس کی بھی صرف تم دوست ہو؟ لیکن جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے اس کی اور بھی بہت دوستیں ہیں۔ میں نے اکثر اسے تمہارے بغیر دوسری کلاس فیلوز کے ساتھ دیکھا ہے۔"

"اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ وہ میرے ساتھ مخلص نہیں ہے۔ صرف میری ایک دوست ہے تو ضروری نہیں کہ اس کی بھی ایک ہی ہو۔ میں اس کی بیسٹ فرینڈ ہوں باقی سب صرف دوستیں ہیں۔"

"غلط!! وہ تمہاری بیسٹ فرینڈ ہے۔"

"ہم دونوں ایک دوسرے کے بیسٹ فرینڈز ہیں۔" ایک ایک لفظ پر زور دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ تاسف سے مسکرایا۔

"رئیلی ؟ لیکن پتہ ہے مجھے کیا لگتا ہے وہ اٹینشن سیکر ہے۔ اسے اپنے آس پاس ہمیشہ لوگ چاہییے۔ اس پر دھیان دینے والے، اس کی باتیں کرنے والے لوگ بلکہ پروانے جو ہر وقت اس کے آس پاس رہیں۔ اور تم بھی اس کے لیے اتنی ہی اہمیت کی حامل ہو۔"

وہ شاید حقیقت کا انکشاف کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں مجھ سے دوستی نہیں کرنی مت کرو لیکن خود کو اس سے بھی اتنا اٹیچ مت کرو کہ جب وہ چھوڑ کر جائے تو تمہیں ہرٹ ہو۔"

علیزے بس اسے دیکھ رہی تھی۔

"تمہیں لگتا ہے تم ایسی باتیں کر کے مجھے اس سے الگ کر دو گے اور پھر میں تم سے دوستی کر لوں گی۔"

وہ تلخاً مسکرایا۔دائیں گال میں گڑھا بنا۔

www.novelsclubb.com

"اب مجھے ایسی کوئی تمنا نہیں ہے۔ میں بس تمہیں وارن کر رہا ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں وہ تمہیں ہرٹ کرے گی۔ وہ تمہیں دھوکہ دے گی اور تمہیں ایسے مقام پر لا کھڑا کرے گی جہاں سے نہ واپسی ممکن ہو گی نہ تم آگے بڑھ پاؤ گی۔ تم کسی دوسرے پر بھروسہ نہیں کر پاؤ گی۔ میں صرف تمہاری بھلائی کے لیے یہ سب کہہ رہا ہوں آگے تمہاری مرضی۔ میں صرف سمجھا سکتا ہوں۔ "

"بہت شکریہ۔ اب مجھے چلنا چاہیے۔ "اس پر تو جیسے اثر ہی نہیں ہوا تھا۔ یا اس نے ظاہر نہیں کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ چلی گئی تھی۔ احمر نے شکست خوردگی سے چہرہ جھکا لیا۔

..............................

نئے سفر کا آغاز

آج سب کا آخری پرچہ تھا۔ آخر کار ایک مصروف سفر کا اختتام ہوا تھا۔ علیزے پر سکون سی کلاس سے نکل رہی تھی۔ ساتھ اس کی دوست بھی تھی۔ وہ اس سے کسی بات پر بحث کر رہی تھی۔ دفعتاً علیزے کا دھیان ایک ہجوم کی طرف پڑا۔

قریب آنے پر دیکھا تو ہیزل آنکھوں والا لڑکا سب کی توجہ کا مرکز بنا تھا۔ سب اس سے بغلگیر ہو رہے تھے، مصافحہ کر رہے تھے۔ سلامتی کی دعائیں دے رہے تھے۔ وہ خاموشی سے سب کو سن رہا تھا اور مسکرا رہا تھا۔ وہ وہیں کھڑی اسے دیکھتی رہی۔

جب ہجوم کم ہوا تو احمر کی نظر علیزے پر پڑی۔وہ سب سے مل کر اس کی طرف آیا۔

وہ لڑکی غصے میں اسے وہیں چھوڑ کر چلی گئی۔

Exams are over

احمر نے بات کا آغاز کیا۔

علیزے ہلکا سا مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

And I am going

"ہاں چھٹیاں ہو رہی ہیں تو سب ہی جا رہے ہیں۔"

"میرا مطلب وہ نہیں تھا۔"علیزے نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"پھر۔۔"

چند پل وہ خاموش رہا۔

www.novelsclubb.com

"میں سکول چھوڑ رہا ہوں۔"

الفاظ تھے یا کیا علیزے کو بری طرح چبھے۔

"کیوں" بے ساختہ منہ سے نکلا۔

"اب اس سکول میں کچھ نہیں رہا جس کی وجہ سے رکوں اور ویسے بھی میں یہاں سے شفٹ کر رہا ہوں اسی لیے جانا ضروری ہے۔"

علیزے کو نا جانے کیوں برا لگا۔ سمجھ نہیں آیا کیا کہے۔

"میری دعا ہے کہ تم جہاں بھی جاؤ ایک اچھی لائف گزارو اور تمہیں اچھے دوست ملیں۔"

اس کی بات پر وہ مسکرایا۔

"تو مطلب تم میری دوستی قبول نہیں کرو گی؟"

"تم تو جا رہے ہو تو کیا میں تمہارے واپس آنے کا انتظار کروں گی؟"

"کیا پتہ زندگی کبھی کسی موڑ پر ملا ہی دے۔"

"ایسے اتفاق کم ہی ہوتے ہیں۔"

"مگر میں انتظار کروں گا اس دن کا جب ہم دوبارہ ملیں گے۔"

www.novelsclubb.com

"انتظار کبھی ختم نہیں ہوتا۔انتظار ہی رہ جاتا ہے۔"

وہ ہلکاسا مسکرایا

"میں چلتاہوں۔اپناخیال رکھنازندگی رہی تودوبارہ ملیں گے۔خداحافظ "

ایک نظراس کودیکھ کرہاتھ ہلایااوروہ چلاگیا۔چہرے پرپاسیت ہی یاسیت تھی۔وہ جا رہاتھامسکراکرنہیں،افسردہ ہوکر،شایدکبھی واپس آنے کے لیے۔

وہ چلاگیاتھا۔علیزے وہیں کھڑی رہ گئی۔اکیلی۔جیسے وہ پہلے تھی۔

احمر خان زادہ گیٹ سے باہر آیا۔مڑ کر پیچھے دیکھا،یونیفارم کی پاکٹ سے تصویر نکالی ۔مسکراتا چہرہ،فرنچ چوٹی میں بندھے بال،آنکھوں پر لگے چشمے۔۔۔علیزے رئیس سکندر ویسی ہی تھی۔وہ یاسیت سے مسکرایا۔

"احمر خان زادہ تمہارا انتظار کرے گا علیزے رئیس سکندر اور یہ انتظار ضرور ختم ہو گا ۔"آخری بات اس نے آسمان کو دیکھ کر بولی تھی۔جیسے خود کو یقین دہانی کروا رہا ہو کہ ایک دن ایسا ضرور ہو گا۔

آج حال میں ،دس سالوں بعد،بس میں بیٹھا ہیزل آنکھوں والا احمر خان زادہ سو گواریت سے مسکرایا۔اس کے ہاتھ میں وہی تصویر تھی۔وہی چشمے اور فرنچ چوٹی والی مسکراتی لڑکی۔

ماضی کسی فلم کی طرح اس کی نظروں کے سامنے چل رہا تھا۔

(اگر دوست ہمیں چھوڑ کر جائے تو کیسے پتہ چلے گا کہ وہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جا رہا ہے یا واپس آئے گا؟"

پہلی بار ہیزل آنکھوں والا لڑکا مسکرایا۔دائیں گال پر ایک گہرا گڑھا بنا۔

"سمپل اگر وہ انسان جاتے وقت مسکرا رہا ہو گا تو وہ کبھی واپس نہ آنے کے لیے جا رہا ہو گا اور اگر ناراض ہو کر یا افسردہ ہو کر جائے گا تو ایک نہ ایک دن ضرور واپس آئے گا۔")

وہ صحیح کہتا تھا مسکرا کر جانے والا شخص واپس نہیں آتا، لیکن جو دکھی دل کے ساتھ جائے اسے واپس آنا ہی ہوتا ہے ایک نہ ایک دن۔اور وہ واپس آگیا تھا۔وقت اس پر مہربان ہوا تھا۔بہت مہربان۔

اس کا دس سالوں کا انتظار بالآخر ختم ہو چکا تھا۔

<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>>

www.novelsclubb.com بڑے بھائی کی واپسی

علیزے اپنے منتشر خیالات کو سمیٹتی گھر کے داخلی دروازے کی طرف چلی گئی۔ معظم اس سے آگے تھا اور وہ پیچھے چل رہی تھی۔ دروازے پر پہنچ کر معظم رکا اور مڑ کر علیزے کی جانب دیکھا۔ علیزے نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا وہ شرارتی انداز میں مسکرا رہا تھا۔

"کیا......؟" علیزے نے لاعلمی کے انداز میں شانے اچکائے۔

اس کے استفسار پر معظم نے ابرو اُچکائے۔ علیزے کو سمجھنے میں تھوڑی در لگی پھر جب سمجھ آئی تو چھوٹتے ہی مسکرا دی فوراً سے بیگ اتارا اور اس میں کچھ ٹٹولنے لگی۔

"جو سب میں نے کہا وہی لیا ہے نہ ؟"

"ہاں ہاں وہی لیا ہے۔"

"وہ ہمیں پہچان تو نہیں جائیں گے ؟"

معظم کے سوال پر اس نے ہاتھ روک کر اسے دیکھا اور افسوس کا اظہار کیا۔

"معظم ہم آج سے پہلے کبھی پکڑے گئے ہیں؟"

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر بھروسہ رکھو اپنی ڈرامیٹک بہن پر۔"

معظم نے استغفار کہہ کر ہاتھوں سے دونوں کانوں کو چھوا۔

"یہ ماسک تم پہن لو۔ دیکھ لو تمہاری شکل سے بالکل میچ کر رہا ہے۔"

ایک گھوسٹ ماسک اسے پکڑا کر اور اس کی میٹھی میٹھی تذلیل کر کے جب اس کی شکل دیکھی تو خوب ہنسی۔

www.novelsclubb.com

"کھی کھی کھی۔۔۔اور تمہیں رات کو فیس ماسک لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی کو پہن کر سو جانا۔ صبح تک رنگ نکھر آئے گا۔"

آخر پر اس نے دانت نکال کر دکھائے۔ علیزے نے ہو نہہ کہہ کہ سر جھٹکا۔ پھر دونوں نے ماسک پہنے اور ایک سفید چادر اپنے اوپر لپیٹ لی۔

"معظم تم پچھلے دروازے سے جا کر بریکر نیچے کر دو اور یہ گیٹ بھی کھول دینا۔ اندر جا کر بھول مت جانا۔ ایک تو تمہیں بھولنے کی بہت بری بیماری ہے۔"

www.novelsclubb.com

"بھولتا نہیں ہوں بھولا دیتا ہوں۔" اس نے فخر سے کہہ کر شرٹ کی کالر جھڑکا۔ علیزے نے اسے زبان چڑھائی۔

"بیٹااندر چلو پھر بتاتا ہوں۔"

کہہ کر وہ پچھلی طرف سے اندر چلا گیا۔اور تھوڑی دیر میں گھر میں اندھیرا ہو گیا۔ پھر اس نے گھر کا داخلی دروازہ بہت آہستہ سے کھول دیا۔علیزے اندر آگئی۔اب دونوں گھر کے اندر تھے۔دروازہ اس نے نہایت احتیاط سے بند بھی کر دیا تھا۔

دونوں خاموش قدموں سے چلتے ہوئے ڈرائنگ روم میں آئے جہاں ان کے والدین بیٹھے تھے۔اندھیرے کی وجہ سے انھوں نے موم بتیاں جلائی تھیں۔

"میں دیکھ کر آیا تھا وہاں تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ پھر لائٹ پتہ نہیں کیوں چلی گئی ہے۔"

وہ دونوں ان کے صوفے کے پیچھے بیٹھے اُن کی باتیں سن رہے تھے۔ معظم نے خود کو داد دینے کے انداز میں علیزے کو دیکھا کہ "دیکھو یہ فوئدہ ہوتا ہے انجینئرنگ کا اسٹوڈنٹ ہونے کا ایسا پنگا لیا ہے کہ بابا بھی پتہ نہیں کر پائے۔

علیزے نے بھی اسے ایسے ہی دیکھا جیسے کہہ رہی ہو "ہاں ہاں بچو تمہیں تو بابا بتائیں گے جب انھیں پتہ چلے گا کہ یہ پنگا تم نے کیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"اور یہ انرجی سیورز کہاں ہیں؟"

"یہ آپ کی اولاد کو پتہ ہو گا۔ پتہ نہیں کہاں رکھ کر چلے گئے ہیں اتنے بڑے ہو گئے ہیں لیکن اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئے۔"

"آپ بھی کیسی باتیں کرتی ہیں ثریا بیگم یہی تو عمر ہے ان کی۔ اب مستی نہیں کریں گے تو کب کریں گے خواہ مخواہ آپ ان کے پیچھے پڑی رہتی ہیں۔"

علیزے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی روک رہی تھی اور معظم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی اٹھ کر ان سے کہہ دیتا، "یہ انرجی سیورز چھپانے کا آئیڈیا آپ کی لاڈلی نے ہی دیا تھا۔ ورنہ مجھے کہاں اتنے خفیہ پلانز سوجھتے ہیں معصوم سا تو ہوں میں۔"

لیکن دونوں کو اپنے آنے کا سرپرائز جو دینا تھا لہذا تھوڑی دیر برداشت کرنا تھا۔

پھر معظم نے دھیرے سے قدم بڑھا کر ساتھ ٹیبل پر رکھا نیوز پیپر اٹھالیا۔ وہ غالبا صبح کا پڑا تھا، جب رئیس صاحب نے ٹیبل کی طرف ہاتھ بڑھایا تو وہاں کچھ نہیں تھا انہیں بہت حیرانی ہوئی۔ صوفے کے پیچھے بیٹھے دونوں اندر ہی اندر ہنس رہے تھے۔

جس صوفے پر وہ دونوں بیٹھے تھے اس کے سامنے والی دیوار پر اچانک ایک سایہ لہرایا۔ جہاں معظم اور علیزے کچھ کرنے کا سوچ رہے تھے وہاں وہ دونوں اس سائے کو دیکھ کر دم بخود رہ گئے۔ دونوں کا حال بالکل اسی لڑکے کی طرح تھا جو شیر آیا شیر آیا کی صدا لگا کر سب گاؤں والوں کو بلا لیتا تھا لیکن جب سچ میں شیر آگیا تو اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے تھے۔ یہاں بھی کچھ یہی حال تھا۔

دونوں کو ایک ساتھ سانپ سونگھ گیا۔ کیا ان کے علاوہ کوئی اور بھی تھا کمرے میں ؟ کیا واقعی کوئی بھوت گھس آیا تھا۔ علیزے تو علیزے معظم کی بھی ہوائیاں اڑ گئیں ۔ علیزے نے معظم کو ہاتھوں سے اشارہ کیا کی جا کر دیکھے لیکن اسی وقت دیوار پر ایک دفعہ پھر وہی سایہ لہرایا اور ساتھ ہی موم بتی بجھ گئی۔

وہ دونوں جو اپنے ماں باپ کو تنگ کرنے کے ارادے سے عملی مذاق (prank) کرنے والے تھے وہ اُن پر ہی بھاری پڑ گیا تھا۔ دونوں نے چیخ ماری اور اپنی جگہ سے باہر نکل آئے دونوں ادھر ادھر سے نکل کر صوفے پر آ گئے۔ ثریا بیگم اور رئیس صاحب دونوں حیران و پریشان رہ گئے۔ اور اسی وقت گھر کی لائٹس آن ہو گئیں۔

"سرپرائز......" ثریا بیگم، رئیس صاحب اور اس شخص نے (جس کا سایہ دیوار پر نظر آیا تھا) ایک ساتھ بولا۔

علیزے جو گھٹنوں میں منہ چھپائے بیٹھے تھی اور معظم جو اپنی امی کے ساتھ چپک گیا تھا دونوں نے حیرانی سے انھیں دیکھا۔ دروازے کے پاس کھڑا شخص مسکرا کر انھیں دیکھ رہا تھا۔

"کیوں برخوردار سرپرائز صرف تم لوگوں کو دینا آتا ہے؟"

دونوں نے پہلے اس شخص کو دیکھا پھر ایک دوسرے کو دیکھا۔ اور پھر معظم بھاگ کر اس کی طرف گیا اور گلے لگا لیا۔

"مظہر بھائی ؟"اس کی آواز میں خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات تھے۔ان کے والدین دونوں بھائیوں دیکھ کے مسکرا رہے تھے۔کسی کا بھی دھیان علیزے کی طرف نہیں تھا۔

"آپ کب آئے ؟اور آپ نے بتایا کیوں نہیں ؟ہم آپ کو لینے آجاتے۔"وہ اس سے الگ ہو کر کہہ رہا تھا۔

"پہلے تم دونوں بتاؤ یہ بچوں والی حرکتیں کرنا کب بند کرو گے۔؟ہاں ؟کب بڑے ہو گے۔۔"

مظہر نے اس کے دونوں کان کھینچے۔

www.novelsclubb.com

"بھائی اب ہم اتنے بھی بڑے نہیں ہوئے۔ کیوں علیزے۔" اس نے علیزے کو مخاطب کیا۔ پھر جب اس کی طرف دیکھا تو مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ مظہر بھی اسے دیکھ کر سیدھا ہو گیا۔ علیزے کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ وہ تو بھول ہی گیا تھا کہ علیزے اس سے ناراض تھی۔

"بھائی سے نہیں ملو گی ؟" اس کی بات پر علیزے کے آنسوؤں میں روانی آ گئی اور کسی سے بھی نظریں ملائے بغیر وہ باہر چلی گئی۔ اس کی امی نے افسوس کے ساتھ نفی میں سر ہلایا۔ اور بابا نے اسے جا کر منانے کا اشارہ کیا۔

مظہر اس کے پیچھے چلا گیا۔ معظم بھی پیچھے پیچھے ہو لیا۔

علیزے بھاگ کر اوپر ٹیرس پر آ گئی تھی۔ روتے روتے وہ جھولے پر بیٹھ گئی۔ وہ اپنے بڑے بھائی سے ناراض تھی۔ وہ اس سے ملے بغیر چلے گئے تھے۔ بھلا ایسا کون کرتا ہے کہ اپنی ہی بہن سے نہ ملے۔

علیزے جھولا نہیں جھول رہی تھی بس بیٹھی آسمان کو دیکھ رہی تھی۔ پیچھے سے کوئی آیا اور بغیر آواز کے جھولا جھولانے لگا۔ وہ جانتی تھی کون ہیں اسی لیے نہیں روکا۔

"تمہیں پتہ ہے معظم جب علیزے چھوٹی تھی اور مجھ سے ناراض ہو جاتی تھی تب بھی وہ اس طرح ٹیرس پر آ کر جھولے پر بیٹھ جایا کرتی تھی لیکن جھولا جھولتی نہیں تھی۔ جانتے ہو کیوں؟" ساتھ کھڑے معظم نے نفی میں سر ہلایا۔

"وہ اس لیے تاکہ میں اسے آکر مناؤں اور اسے جھولا دوں۔"

(مجھے تو کبھی منانے نہیں آتے تھے بھائی۔اس ڈرامہ کوئین کے دو آنسو دیکھ کے آ جاتے تھے۔میں بھی ٹرائے کرتا ہوں یہ طریقہ)

"لیکن تب میں اور اب میں فرق صرف اتنا ہے کہ تب یہ مان جایا کرتی تھی"

"تب آپ بتائے بغیر جایا بھی نہیں کرتے تھے۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے ارجنٹ جانا پڑا تھا۔ تم اس وقت گھر نہیں تھی اسی لیے نہیں مل سکا۔ معاف کر دو۔"

"آپ میرے آنے کا انتظار بھی کر سکتے تھے۔" گلہ کیا گیا۔

"بتا تو رہا ہوں ارجنٹ جانا پڑا اسی لیے تو تمہارے لیے چاکلیٹس رکھ کر گیا تھا۔"

"مجھے چاکلیٹس نہیں چاہیے تھیں مجھے آپ سے ملنا تھا۔ سی آف کرنا تھا جیسے میں ہمیشہ کرتی تھی۔"

www.novelsclubb.com

"تو پھر ایک کام کرتے ہیں میں دوبارہ جانے کی تیاری کرتا ہوں اس دفعہ تم اچھے سے سی آف کر لینا۔"۔علیزے فوراً کھڑی ہوئی۔

"کوشش بھی مت کیجئے گا دوبارہ جانے کی ورنہ بہت برا پیش آؤں گی۔"

"پھر مجھے معاف کر دو۔"

"آپ کو کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔"

www.novelsclubb.com

"جو حکم۔بتائیں کیا کرنا ہو گا مجھ ناچیز کو۔"اس نے بہت تابعداری سے سر کو خم دیا ۔علیزے نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

"ڈنر پر لے کر چلیں۔"

"جیسا آپ چاہیں ملکہ آلیہ "علیزے ہنس دی۔اور بھائی کے گلے لگ گئی۔

"آئی مسڈ یو سو مچ۔"

"بھائی بہن کا میلوڈرامہ ختم ہو گیا ہو تو کوئی مجھ پر بھی نظرِ ثانی کر لے۔"

www.novelsclubb.com

دونوں نے معظم کی طرف دیکھا جواب جھولے پر ناراض دلہن کی طرح بیٹھا تھا جسے منہ دکھائی کا تحفہ نہیں دیا گیا تھا۔

"اب اسے کیا ہوا ہے؟"مظہر نے علیزے کو دیکھا اسے نے لاعلمی سے کندھے اچکا دیے۔ معظم کو باقائدہ رنج پہنچا۔

"کیا مطلب کیا ہوا ہے۔میں بھی ناراض ہوں مجھے بھی منائیں۔"

مظہر اور علیزے نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ہنس پڑے۔ معظم منہ میں کچھ بڑبڑانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"آپ بھی بتادیں آپ کی کیا فرمائش ہے۔"

"زیادہ کچھ نہیں بس ایک اچھی سی مووی اور لونگ ڈرائیو۔"

چاروناچار مظہر کو ماننا پڑا۔ واقعی چھوٹے بہن بھائیوں کے نخرے پورے کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

"اب مجھے بھی گلے لگائیں بھائی میں ابھی بھی ناراض ہوں۔"

"آجا میرا بیٹا۔ پاپا کے گلے لگ جا۔" علیزے مظہر کے انداز پر ہنس پڑی۔ جبکہ معظم آکر گلے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو ہمارے پلین کا کیسے پتا چلا؟"۔ معظم کی سوئی وہیں اٹکی ہوئی تھی۔

"ویل جب تم دونوں باہر کھڑے پلیننگ کر رہے تھے تو میں نے سن لیا تھا اور تم دونوں کے آنے کی خبر تو ویسے ہی متوقع تھی تو بس پھر میں جانتا تھا کہ تم دونوں کوئی نہ کوئی الٹی حرکت ضرور کرو گے۔اسی لیے میں نے سوچا اس دفعہ تمہارا پلین تم پر ہی الٹا دوں۔"آخر میں وہ تینوں ہنس دیے۔

"بابا آپ بھی ان کے ساتھ شامل تھے؟"اب وہ پانچوں ڈرائنگ روم میں صوفوں پر بیٹھے تھے۔رئیس صاحب کھنکھار کر سیدھے ہوئے اور اپنا دفاع کیا۔

"بھئی میں تو نیوٹرل تھا۔یہ ان ماں اور بیٹے کا پلان تھا۔"

"رہنے دیں۔آپ تو پی ٹی آئی کے سپورٹر ہیں۔اور امی....امی تو ویسے ہی بھائی سے زیادہ پیار کرتی ہیں۔"

رات کو وہ پانچوں باہر کسی ریستوران میں کھانا کھانے آئے تھے۔

"بھائی ہم نے آپ کو بہت مس کیا۔ پورے دو سال، پورے دو سال آپ سے دور رہے۔ کیا ضرورت تھی امریکہ جانے کی۔ یہیں سے فیلوشپ کر لیتے۔ ڈگری تو آپ کو مل ہی گئی تھی۔"

سب کھانے میں مصروف تھے۔ وہ لوگ اس وقت ریستوران کے باہر والے حصے میں بیٹھے تھے۔ ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تھوڑا پڑھ لیا ہوتا تو آج یہ سوال پوچھنے کے بجائے تم مجھے مبارک باد دے رہی ہوتی۔ لیکن تمہارے اس چھوٹے سے اخروٹ جتنے دماغ میں کچھ جائے تب نا۔"

اس بات پر معظم پوری بتیسی نکال کر ہنسا۔

علیزے نے اس کے پیر پر اپنا پیر مارا پھر بڑے بھائی سے مخاطب ہوئی۔

"بہت مبارک ہو بھائی ۔ اوہ میرا مطلب ہے بہت مبارک ہو ڈاکٹر مظہر رئیس سکندر۔"

اس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر شکریہ ادا کیا۔

www.novelsclubb.com

پانچ سال کا ایم بی بی ایس کورس مکمل کرنے کے بعد اسے میڈیکل کالج کی طرف سے امریکہ میں فیلوشپ کی آفر دی گئی تھی۔یہ آفر صرف چند ایک طلبہ کے لیے تھی جن میں مظہر سکندر بھی شامل تھا۔اسی لیے وہ چلا گیا۔اب پاکستان میں رہ کر ہی جاب کرنی تھی۔

کچھ دیر سب یونہی ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے پھر علیزے نے گھڑی دیکھی اور معظم کو اشارہ کیا۔دونوں اٹھ کر چلے گئے۔کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک کیک کے ساتھ نمودار ہوئے۔

Happy anniversary mama and baba

www.novelsclubb.com

بچوں کے آنے کی خوشی میں وہ اپنی شادی کی سالگرہ تو بھول ہی گئے تھے۔ تو اب یہ واقعی ایک غیر متوقع خوشی تھی۔

"امی بابا اس کام میں آپ کے تینوں بچے ملوث تھے۔"

علیزے نے ہنس کر انھیں بتایا۔ بابا نے اسے پیار کیا اور سر پر ہاتھ رکھا۔ پھر انھوں نے کیک کاٹا، ان لمحات کو کیمرے میں محفوظ کیا اور گپ شپ میں لگ گئے۔

"رئیس! اب تو مظہر بھی آگیا ہے، معظم اور علیزے بھی۔ ایک دعوت رکھ لیتے ہیں۔ اس کے بعد تو مصروف ہو جائیں گے ہم۔" علیزے نے شوخیہ نظروں سے مظہر کو دیکھا جو اسے اگنور کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

"ہاں صحیح کہتی ہیں آپ میں انتظامات کرتا ہوں-"

"ویسے بھائی آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کس دن واپس آئے تھے۔"علیزے نے سوال داغا۔

"جس دن تم لوگ گئے تھے اس سے اگلے دن جناب تشریف لے آئے تھے۔"

"ہا۔۔!تو آپ نے ہمیں بتایا کیوں نہیں؟"علیزے کا منہ کھلا رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے ہی منع کیا تھا تم لوگوں کا ٹرپ خراب ہو جاتا۔"

"بھائی ٹرپ آپ سے زیادہ ضروری نہیں تھا۔"علیزے خفا ہوئی۔

"جی بھائی میرے لیے نہیں تھا لیکن علیزے کے لیے تو بہت ضروری تھا۔" معظم کیسے پیچھے ہٹا رہ سکتا تھا جب اسے زبان پہ کھجلی ہو رہی تھی۔

"اچھا ایسا کیوں۔۔؟"

"اس کا تو آنے کا دل ہی نہیں کر رہا تھا۔ بس موقع چاہیے تھا وہاں رکنے کا۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے بھائی۔ آپ کو تو پتہ ہے مجھے ایسی جگہیں کتنی پسند ہیں بس اسی لیے۔"

ساتھ ہی علیزے نے اس کی پلیٹ سے ایک بائٹ لی جواباً معظم نے اپنی پلیٹ سائڈ پر کھسکا دی۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے اب لڑنا مت شروع کر دینا۔"

"بابا آپ جلدی سے دعوت پلان کریں کیونکہ اگلے ویک سے میری یونی اسٹارٹ ہو جائے گی۔اور پھر (ہلکا سا کھنکھاری) بھائی کے نکاح کی ڈیٹ بھی تو فکس کرنے جانا ہے۔"

www.novelsclubb.com

مظہر نے نظریں گھمائی۔

معظم البتہ سر جھکا کر مسکرایا

ثریا بیگم نے مسکرا کر جواب دیا۔

"ہاں اس ماہ کے آخر میں جائیں گے۔"

چاند کی چاندنی مکمل تھی ریستوران میں اس ٹیبل کے گرد بیٹھی فیملی کی خوشیوں کی طرح مکمل۔

www.novelsclubb.com

«««««««««««««‹›»»»»»»»»»»»»»»»»»

ایک نئی صبح کا آغاز

اسلام آباد کی یہ صبح نہایت تروتازہ اور دھلی دھلائی تھی۔رات کسی پہر بارش ہوئی تھی اسی لیے موسم بہت کھلا کھلا سا تھا۔سفید بادلوں نے نیلے آسمان کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیے تھے۔اسلام آباد کی مصروف ترین سڑکوں سے گزر کر آؤ تو ایک پوش علاقے میں علیزے سکندر کا گھر تھا۔دبے قدموں گھر کے اندر چلو تو دیکھو گے کہ علیزے اپنے کمرے میں بے فکر و بے پرواسو رہی تھی۔

سفر کی تھکان ابھی تک نہیں اتری تھی۔ثریا بیگم اسے اٹھانے کی غرض سے آئیں۔کھڑکی سے سفید مخملیں پردے ہٹائے۔سورج کی روشنی سیدھی اس کے چہرے پر پڑی اس کی آنکھیں چندھیا گئیں۔انھوں نے علیزے کے قریب آکر اس کے ماتھے کو چوما تو وہ بند آنکھوں سے مسکرا دی۔

اس ایک بوسے کو اس نے تین دن بہت یاد کیا تھا۔ماں کا پیار کیا ہوتا ہے یہ تین دن کی دوری نے اسے سمجھا دیا تھا۔اگر یہ دوری صرف تین دن کو ہوتی تو اتنا محسوس نہ ہوتا لیکن جو دوری پچھلے چھ ماہ میں اس نے گزاری تھی یہ سب اسی کی بدولت تھا۔

اسے بوسہ دے کر وہ پلٹیں تو علیزے اٹھ کر ان سے لپٹ گئی۔

"میں نے آپ کو بہت یاد کیا۔۔۔"وہ جانتی تھیں وہ کب کی بات کر رہی تھی۔

اس کی آنکھیں ابھی بھی بند تھیں اور چہرے پر مسکراہٹ ثریا بیگم نے بھی مسکرا کر اسے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے یاد کیا یا میرے ہاتھ کے بنے آلو کے پراٹھوں کو؟"

علیزے نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں اور سیدھی ہوئی کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا لیکن الفاظ نہ ملے تو آنکھیں ادھر ادھر گھما کر جواب دیا۔

"میرا مطلب تھا دونوں کو۔"

دانت نکال کر دکھائے۔

"اچھا اب تیار ہو جاؤ کچھ سامان لینے مارکیٹ جانا ہے رات کو دعوت ہے اسی کا کچھ سامان لینا ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر کچھ یاد کر کے بولی

"امی !" وہ مڑیں اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"تایا ابا آئیں گے ؟۔ ثریا بیگم کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

"بلایا تو ہے۔ اب نہ آئیں تو ان کی مرضی۔ شاید بھابی اور بچوں کو بھیج دیں۔"

علیزے نے ماں کی اداسی بھانپ لی تو بس دھیرے سے سر ہلا دیا۔ وہ چلی گئیں۔

کچھ دیر بعد وہ تیار ہو کر آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔ اس کے گیلے بال پیچھے کمر پر کر رہے تھے۔ ہلکے جامنی رنگ کا فراک پہنا تھا جو اس کے پاؤں سے تھوڑا اوپر آتا تھا۔ ساتھ گلے میں مفلر نما طریقے سے ڈوپٹہ لے رکھا تھا۔ بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی میں ایک باریک سی انگھوٹی پہن رکھی تھی۔ دائیں ہاتھ میں ایک بریسلیٹ اور

کانوں میں چھوٹی چھوٹی گول بالیاں تھیں، آنکھوں میں اس نے کاجل لگالیا تھا جس
سے اس کی آنکھیں تھوڑی بڑی

www.novelsclubb.com